رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ ٹیلیفون نمبر ۹۱

اَلْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللّٰہ اکبر

الفضل

روزنامہ قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۱۵
ششماہی ۸
سہ ماہی ۴

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۵ محرم ۱۳۵۶ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۸ اپریل ۱۹۳۷ء | نمبر ۸۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ اپریل بسیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کے پاؤں کا ورم ابھی کم نہیں ہوا۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ۔

شیخ یوسف علی صاحب بی اے پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ چند روز سے بیمار ہیں احباب دعائے صحت کریں ۔

مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری ملتان سے واپس آ گئے ہیں۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے گیانی عباد اللہ صاحب مبلغ اچھوت اقوام کو چک ۵۶۵ ۔ ضلع لائلپور بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارا انجام کیا ہوگا؟

"بجز خدا کے انجام کون بتلا سکتا ہے۔ اور بجز اُس غیب دان کے آخری دنوں کی کس کو خبر ہے۔ دشمن کہتا ہے کہ بہتر ہو۔ کہ یہ شخص ذلت کے ساتھ ہلاک ہو جائے۔ اور حاسد کی تمنا ہے۔ کہ اس پر کوئی ایسا عذاب پڑے۔ کہ اس کا کچھ بھی باقی نہ رہے۔ لیکن یہ سب لوگ اندھے ہیں اور قریب ہے۔ کہ ان کے بد خیالات اور بد ارادے انہی پر پڑیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ مفتری بہت جلد تباہ ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص کہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں۔ اور اس کے الہام اور کلام سے مشرف ہوں۔ حالانکہ نہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ نہ اس کے الہام اور کلام سے مشرف ہے۔ وہ بہت بُری موت سے مرتا ہے۔ اور اس کا انجام نہایت ہی بد اور قابل عبرت ہوتا ہے لیکن جو صادق اور اس کی طرف سے ہیں۔ وہ مر کر بھی زندہ ہو جایا کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے فضل کا ہاتھ ان پر ہوتا ہے۔ اور سچائی کی رُوح ان کے اندر ہوتی ہے۔ اگر وہ آزمائشوں سے کچلے جائیں۔ اور پیسے جائیں۔ اور خاک کے ساتھ ملائے جائیں۔ اور چاروں طرفوں سے ان پر لعن و طعن کی بارشیں ہوں۔ اور ان کے تباہ کرنے کے لئے سارا زمانہ منصوبے کرے۔ تب بھی وہ ہلاک نہیں ہوتے۔ کیوں نہیں ہوتے؟ اس سچے پیوند کی برکت سے۔ جو ان کو محبوب حقیقی کے ساتھ ہوتا ہے۔ خدا ان پر سب سے زیادہ مصیبتیں نازل کرتا ہے۔ مگر اس لئے نہیں۔ کہ تباہ ہو جائیں۔ بلکہ اس لئے کہ تا زیادہ سے زیادہ پھل اور پھول میں ترقی کریں۔"

(انوار الاسلام صفحہ ۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ نشر و اشاعت کے بقائے

جلد ادا کئے جائیں

اللہ تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ باوجود مالی مشکلات کے اس سال نشر و اشاعت کی طرف سے ایک لاکھ ستر ہزار ٹریکٹ شائع ہو چکے ہیں۔ یہ سلسلہ تبلیغ کے لئے جس قدر مفید ہے۔ (اور حقیقت میں بہت ہی مفید ہے) اسی قدر اس میں امداد کرنے والوں کے لئے ثواب کا موقعہ بھی ہے۔ اس لئے احباب کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ چندہ نشر و اشاعت کی جلد ادائیگی کی طرف خاص توجہ مبذول فرمائیں۔ تاکہ اس مہینہ کے آخر تک تمام بقائے ادا ہو جائیں۔ اور نئے سال سے نیا حساب اور نیا کام شروع ہو۔ فہرست بقایا داران عنقریب شائع کر دی جائے گی۔ تقریباً ۹ سو جماعتوں کو یہ ٹریکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ جنہیں نہ پہنچے ہوں وہ اطلاع دے کر منگوا سکتے ہیں ؛

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

کارکنان صیغہ سرِ تحریک جدید کو ضروری اطلاع

چونکہ کارکنان صیغہ سرّ تحریکِ جدید کے آخری پتہ جات کی اطلاع دفتر تحریک جدید میں ان کی طرف سے موصول نہیں ہوئی۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا انہیں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے مفوضہ کام کے علاوہ زمیندار احمدی جماعتوں میں جا کر اراضی سندھ کے لئے کاشتکاروں کو بھی تیار کریں۔ جو بطور مزارعہ وہاں کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور اگر ان کو ابتدائی اخراجات کے لئے کچھ رقم کی ضرورت ہو۔ تو بموجب اعلان اخبار "الفضل" مورخہ ۷ راپریل ۱۹۳۷ء ان کو یہ امداد بھی ان کی کسی جائداد کی کفالت پر دی جا سکے گی۔ چونکہ اراضی سندھ کے لئے مزارعین کی فوری ضرورت ہے۔ اس لئے اس طرف خاص توجہ فرمائیں ؛

انچارج تحریکِ جدید قادیان

قادیان میں بکفالت جائداد روپیہ لگانے کا زریں موقعہ

صدر انجمن احمدیہ کی بعض عمارتیں اور اراضیات جو انجمن کے پاس رہن ہیں۔ ان کے حقوق مرتہنی بیع مل سکتے ہیں۔ جن میں سے بعض کی آمدنی ۷۵ روپے ماہوار تک بھی ہے۔ خواہشمند احباب اپنی اپنی رقوم کی تعداد سے مطلع کریں۔ تو ان کے نام حسب مقدار رقم مناسب جائداد رہن کر دی جائے گی ؛

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

اسلام اور تناسخ پر ایک لیکچر

قاضی محمد نذیر صاحب امیر جماعت احمدیہ لائل پور نے ۲۰ مارچ کی رات کو متصل مسجد احمدیہ جھنگ گھمیانہ "اسلام اور تناسخ" کے موضوع پر ایک مدلل لیکچر دیا۔ حاضرین کی تعداد جن میں ہر مذہب کے لوگ شامل تھے۔ سات، آٹھ سو سے زیادہ تھی۔ مولوی صاحب نے اسلامی تعلیم کو فطرتی اور تناسخ کو قیاسی اور ظنی ثابت کیا۔ اختتام جلسہ پر اعتراضات کا موقعہ دیا گیا۔ جن کے قاضی صاحب نے نہایت موزوں جواب دیئے ؛ خاکسار غلام حسن گھمیانہ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۵ راپریل ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہو[illegible] ؛

۱۷۳	میاں اللہ دتا صاحب	منٹگمری
۱۷۴	علی جان صاحب	لکھنؤ
۱۷۵	مسماۃ ممتاز بیگم صاحبہ	گورداسپور

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے والد صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ میرے بڑے بھائی صاحب کا صرف ایک ہی لڑکا تھا۔ وہ فوت ہو گیا ہے۔ میں خود بھی بیمار رہتا ہوں نیز مخالفین سخت تنگ کرتے ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالےٰ ہماری مشکلات دور فرمائے ؛ خاکسار نذیر احمد از ہائر شوپیاں کشمیر (۲) خاکسار کا مقدمہ چل رہا ہے۔ مخالفین انتہائی شرارت پر آمادہ ہیں احباب بریت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار فتح محمد شرما کراچی (۳) میری عزیزہ امیر بی بی عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار صدر الدین (۴) میرا بھتیجا نواز احمد بعارضہ ٹائیفائڈ فیور بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں خاکسار منظور حسین لاہور (۵) عاجز بعض دنیوی مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالےٰ مشکلات دور فرمائے خاکسار فتح محمد سردار شہر ریاست بیکانیر (۶) خاکسار کا لڑکا سید ریاض حسین اور بھانجا سید انور حسین امسال بی۔ اے کا امتحان دے رہے ہیں، احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید محمد شفیع سیدانوالی ضلع سیالکوٹ (۷) مولوی غلام نبی صاحب لنگوی عرصہ سے بیمار ہیں احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار بشیر احمد قادیان (۸) خاکسار کو چند مشکلات درپیش ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالےٰ دور فرمائے۔ خاکسار محمد نواز خان سیالکوٹ (۸) شیخ الطاف حسین صاحب کلرک صدر انجمن احمدیہ کی اہلیہ صاحبہ اور لڑکے کی صحت کے لئے احباب دعا کرتے رہیں۔ خاکسار عبد الرحمٰن قادیان

ولادت

خاکسار کے ہاں ۳ راپریل لڑکا تولد ہوا۔ نام آفتاب احمد رکھا گیا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالےٰ اسے خادم دین بنائے۔ خاکسار محمد یوسف خوشنویس راولپنڈی

دعائے مغفرت

میرے والد شیخ عبد المجید صاحب ۲۱ مارچ کو وفات پا گئے۔ مرحوم مخلص احمدی تھے۔ احباب دعائے مغفرت کریں ؛ خاکسار بشیر احمد کراچی

واپسی قرضہ چالیس ہزار

ماہ جنوری ۱۹۳۷ء میں جو رقمیں مد مذکورہ بالا میں ادا کی گئی تھیں۔ ان کا اعلان الفضل مجریہ ۲ فروری ۱۹۳۷ء میں کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد ماہ فروری اور مارچ میں مبلغ چار ہزار چھ سو روپے کی رقم مندرجہ ذیل اصحاب کو ادا کی گئی ہے۔

منشی محمد حنیف صاحب پنشنر رتوچک ضلع گورداسپور	
ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب صوبیدار	ملتان
آنریبل نواب محمد الدین صاحب	جودھپور
اہلیہ صاحبہ ملک حسن محمد صاحب	قادیان
" ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب بازار حکیماں لاہور	

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ صفر ۱۳۵۶ھ

اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ اور کانگرس

پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کا تازہ بیان

اس وقت کانگرس نے مسلم عوام کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے جو جد وجہد شروع کی ہے۔ اس کے جواز میں کانگرس کی پوزیشن کو واضح کرتے ہوئے صدر کانگرس پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے حال میں ایک اور بیان شائع کرایا ہے۔ جس میں وہ اقلیتوں کے مذہبی و تمدنی حقوق کی حفاظت کے ضمن میں لکھتے ہیں۔

"کانگرس چونکہ سیاسی انجمن ہے اس لئے اسے مذہب اور مذہبی معاملات سے کوئی واسطہ نہیں۔ لیکن چونکہ مذہب اور تمدن بعض افراد کے نزدیک بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ یہ جاننے کے بجا طور پر حقدار ہیں۔ کہ ان کے متعلق کانگرس کا نقطہ نگاہ کیا ہے۔ اس لئے کانگرس نے کراچی میں نہایت صاف اور واضح الفاظ میں اعلان کر دیا تھا۔ کہ تمام ہندوستانیوں کے اساسی حقوق میں یہ مسلمہ امر ہوگا۔ کہ انہیں مذہب اور مذہبی معاملات میں کامل آزادی حاصل ہوگی۔ اور ان کے تمدن۔ زبان اور رسم الخط کی حفاظت کی جائے گی۔ تمام شہری خواہ وہ کسی مذہب۔ فرقہ یا جماعت سے تعلق رکھتے ہوں۔ قانون کی نظروں میں یکساں اور مساوی ہوں گے۔ اور حق رائے دہی بالغوں کے حق رائے دہی کے اصول پر مبنی ہوگا"

اس میں کسے شبہ ہے۔ کہ کانگرس ایک سیاسی جماعت ہے۔ لیکن کانگرس کے یہ سمجھ لینے سے کہ وہ سیاسی انجمن ہے۔ ملک کے مذہبی اور فرقہ وار مسائل حل نہیں ہو جاتے۔ وہ مسائل موجود ہیں اور موجود رہیں گے۔ کیا کانگرس ان کے وجود سے انکار کر سکتی ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو انہیں نظر انداز کر دینا کہاں کا تدبر اور کہاں کی دانشمندی ہے پھر جب پنڈت جی کو اعتراف ہے کہ "مذہب اور تمدن بعض افراد کے نزدیک بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں" تو یہ کیونکر درست سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ کانگرس کو فرقہ وار معاملات سے کوئی واسطہ ہی نہیں۔

پنڈت جی نے اقلیتوں کے مذہبی تمدنی۔ اور لسانی حقوق کی حفاظت کے متعلق کراچی کی جس قرارداد کا ذکر کیا ہے۔ وہ بالکل ایک مبہم حیثیت رکھتی ہے۔ اس کی دنیائے تخیل میں کچھ حیثیت ہو۔ تو ہو۔ لیکن دنیائے حقائق میں اسے کوئی وقعت نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ محض یہ کہہ دینے سے کہ آزاد ہندوستان میں تمام لوگوں کو مذہب اور مذہبی معاملات میں کامل آزادی حاصل ہوگی۔ ان کے تمدن۔ زبان اور رسم الخط کی حفاظت کی جائے گی۔ اور تمام شہری قانون کی نظروں میں یکساں حیثیت رکھیں گے۔ اقلیتوں کے ان تمام حقوق کے تحفظ کا انتظام نہیں ہو جاتا۔ جن کے متعلق وہ کانگرس سے اس میں شامل ہونے سے پیشتر اطمینان حاصل کرنا چاہتی ہیں اور نہ اس سے یہ لازم آتا ہے۔ کہ کامل آزادی کی صورت میں کانگرس برسر اقتدار آکر تمام اقلیتوں سے منصفانہ سلوک کرے گی۔ اقلیتیں اس قسم کے زبانی دعووں سے کیونکر مطمئن ہو سکتی ہیں جبکہ کانگرس کے گزشتہ امیال و عواطف ان کے سامنے ہیں۔ کون نہیں جانتا۔ کہ فرقہ وار فیصلہ کے متعلق کانگرس کی روش اقلیتوں کے خلاف رہی ہے۔ اور اب بھی اس میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ کیا اقلیتوں کو مطمئن کرنے کے لئے کانگرس کے لئے ضروری نہ تھا۔ کہ وہ فرقہ وار مسائل کے متعلق کسی نئے سمجھوتے تک اس فیصلہ کو قبول کر لیتی۔ جو وزیر اعظم برطانیہ نے صادر کیا۔

پنڈت جی آگے چل کر لکھتے ہیں:۔

"کسی قوم یا فرقہ کی طاقت کا انحصار اس کی اکثریت پر نہیں۔ اور نہ مجالس وضع قوانین میں چند مخصوص نشستیں مل جانے سے اسے طاقت حاصل ہوتی ہے .... ہندوستان کی فرقہ وار انجمنیں سیاسی میدان میں نہایت مایوس کن طور پر ناکام رہیں۔ ان میں اختلافات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اور ان پر رجعت پسندوں کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ ان میں اندرونی طاقت مفقود ہوتی ہے۔ اسی لئے وہ مراعات کی طلبگار رہتی ہیں۔ یہ مراعات کیا ہیں۔ چند سرکاری ملازمتیں۔ کونسلوں میں چند نشستیں۔ مگر کیا ان سے ملک کے لاکھوں فاقہ کشوں اور بیکاروں کو کوئی فائدہ پہونچتا ہے"

افسوس پنڈت جی نے یہاں بھی حقائق کو حقائق سمجھ کر ان پر غور و فکر کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ کیا یہ حقیقت نہیں۔ کہ جمہوریتوں میں کسی قوم یا فرقہ کی طاقت کا انحصار ان نشستوں پر ہی ہوتا ہے۔ جو انہیں مجالس وضع آئین میں حاصل ہوتی ہیں۔ اگر ایسا نہیں۔ تو پھر انتخابات کے ان تمام جھمیلوں کا کیا مقصد ہے۔ اور کیوں تمام جماعتیں نشستوں کی تعیین اور پھر ان کے حصول کے لئے اس قدر سرگردان و پریشان رہتی ہیں۔ اگر مجالس وضع قوانین کی نشستیں کچھ بھی چیز نہیں۔ تو پھر کیوں ہندوؤں نے فرقہ وار فیصلہ کی تنسیخ کے لئے آسمان اور زمین کو سر پر اٹھائے رکھا۔ اور کانگرس نے نہ صرف انہیں روکا نہیں۔ بلکہ خود ان کی ہم نوا بن گئی۔ اگر ہندو قوم انہی نشستوں کے سوال پر دوسری اقلیتوں سے بنیوں کی طرح لڑتی جھگڑتی رہی ہے۔ تو دوسری قوموں کی وہ کوشش جس کے ذریعہ وہ اپنے جائز حقوق کی حفاظت کا انتظام کرنا چاہتی ہیں کیونکر قابل اعتراض اور لائق نفرت بن گئی۔ اقلیتیں مراعات کی طلبگار نہیں وہ اپنے حقوق مانگتی ہیں۔ اور اپنی انفرادی حیثیت کے تحفظ کا اطمینان چاہتی ہیں۔ غلامی اور محکومی سے وہ بھی اسی طرح بیزار ہیں۔ جس طرح کوئی بڑے سے بڑا نیشنلسٹ۔ ہندوستان کی فلاح و ترقی کے لئے ان کے دلوں میں بھی وہی تڑپ موجود ہے۔ جو کسی بڑے سے بڑے کانگرسی کے دل میں ہو سکتی ہے۔ ملک کے لاکھوں فاقہ کشوں اور بے کاروں کے لئے ان کے دل بھی اسی طرح ہمدردی کے جذبات سے معمور ہیں۔ جس طرح پنڈت جی کا دل۔ لیکن اس ہمدردی سے یہ کیونکر لازم آتا ہے۔ کہ اقلیتیں یا بالفاظ پنڈت جی "فرقہ وار انجمنیں" سرکاری ملازمتوں اور کونسلوں کی نشستوں سے دستبردار ہو جائیں۔ یا ان کے حصول کے لئے جد وجہد کرنے سے باز رہیں۔ کیا اُس آزاد ہندوستان میں جو کانگرس کا نصب العین ہے۔ کوئی ملازمتیں یا نشستیں نہ ہوں گی؟ یا کیا اس وقت غریبوں اور فاقہ کشوں کے لئے آسمان سے مال و زر کی بارش ہونے لگے گی جس کے نتیجہ میں وہ آن واحد میں غربت اور فلاکت سے نجات حاصل کر لیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظاہر ہے کہ ملازمتیں اور کونسلوں کی ممبریاں اس وقت بھی ہوں گی۔ اور بھوکوں اور بے روزگاروں کے لئے قوتِ لایموت مہیا کرنے کے اس وقت بھی وہی ذرائع ہوں گے جو اس وقت کونسلوں کے ذریعے اختیار کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن کیا عہدوں اور مجالس وضع قوانین کی نشستوں میں فرقہ وار حقوق کا مسئلہ اس وقت مفقود ہو گا۔ اور کیا اس وقت کوئی اقلیت ملازمتوں اور نشستوں میں مناسب نمائندگی نہ ملنے پر اپنی حق رسی کے لئے جدوجہد نہ کرے گی۔ اگر ان تمام سوالوں کا جواب نفی میں ہے۔ اور یقیناً نفی میں ہے۔ تو کیا بہترین صورت یہ نہیں کہ اسی وقت سے اقلیتوں کو ان کے حقوق کے تحفظ کا کامل اطمینان دلا دیا جائے۔ اور فرقہ وار ملازمتوں اور نشستوں کا جھگڑا ابھی سے چکا دیا جائے۔ کیونکہ اقلیتوں کو کانگرس کی صفوں میں شامل کرنے کا یہی ایک ذریعہ ہے۔ اور یہی وہ وسیلہ ہے جسے اختیار کرکے کانگرس سیاسی لحاظ سے تمام ملک کی نمائندہ جماعت بن سکتی ہے۔ لہٰذا کانگرس کے ارباب حل وعقد کو چاہیئے۔ کہ وہ مسلم عوام کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے جدوجہد کرنے سے پہلے ان کے ذمہ وار سیاسی لیڈروں سے فرقہ وار حقوق کا تصفیہ کر لیں۔ اور ان کی خواہش کے مطابق ان کے حقوق کی حفاظت کا اطمینان دلا دیں۔ اگر وہ یہ طریق اختیار کرنے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ تو یقیناً وہ اقلیتوں کا اعتماد حاصل نہیں کر سکیں گے اور نہ انہیں اپنے ساتھ ملانے میں کامیاب ہو سکیں گے۔

پنڈت جی نے کہا ہے کہ آل پارٹیز کانفرنس سیاسی مسائل کو حل کرنے میں ناکام رہی ہیں۔ لیکن افسوس کہ ان کی ناکامی کے حقیقی اسباب پر غور کرنے کی کوشش نہیں کی گئی اگر وہ ان کے اسباب پر غور فرماتے تو انہیں معلوم ہوتا۔ کہ ہندوؤں کی تنگ نظری اور ہمہ گیر اقتدار کی خواہش

مغایرت ملکی کی انتہا

موجودہ زمانہ میں نسلی منافرت اور ملکی مغایرت نے بعض ممالک میں جو شدت اختیار کر رکھی ہے۔ اس کا انتہائی مکروہ نمونہ ہمیں جنوبی افریقہ میں ملتا ہے۔ جہاں ہندوستانی مرد اور عورتیں تو ناروا امتیازی سلوک کا شکار رہیں ہی لیکن اب بیچارے ہندوستانی پرندوں کے سینوں کو بھی ملکی مغایرت کے انہی تیروں سے چھیدنے کی تدبیریں کی جا رہی ہیں۔ جس کا تجربہ اس وقت تک ہندوستانی باشندوں پر کیا جاتا رہا ہے۔

ڈربن میوزیم میں مجلس حفظ طیور کے ایک اجلاس میں ارکان نے اس بات پر زور دیا۔ کہ چونکہ ہندوستانی "مینا" جنوبی افریقہ کی چڑیا کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ اس لئے اس کی تعداد کو کم کیا جائے۔ اجلاس میں اس موضوع پر بڑی گرما گرم بحث ہوئی۔ بہتوں نے چڑیا کی حمایت میں زناٹے کی تقریریں کیں۔ لیکن "مینا" کے بھی بعض حمایتی نکل آئے۔ آخر کئی گھنٹے کی بحث وتمحیص کے بعد معاملہ کو پراونشل کونسل کے فیصلہ کے لئے چھوڑ دیا گیا۔ اب خدا جانے کونسل غریب "مینا" کے متعلق کیا فیصلہ صادر کرتی ہے۔ یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ جنوبی افریقہ میں پرندوں کے درمیان کیوں امتیازی سلوک روا رکھنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ہاں مینا کے خلاف مجلس حفظ طیور کے ارکان کی مہم کی ایک وجہ ضرور سمجھ میں آ سکتی ہے اور وہ یہ کہ مینا ہندوستانی ہے اور چڑیا افریقی

پنجاب کے محکمہ تعلیم میں مسلمانوں کی حق تلفی

یہ امر موجب حیرت ہے کہ پنجاب کے شعبہ تعلیم کی اعلےٰ ملازمتوں میں مسلمانوں کا عنصر بہت ہی کم ہے۔ چنانچہ پنجاب کے آئی۔ای۔ایس اور پی۔ای۔ایس اصحاب کی فرقہ وار تعداد حسب ذیل نقشہ سے ظاہر ہے

	کُل	غیر مسلم	مسلم
آئی۔ای۔ایس	۸	۷	۱
پی۔ای۔ایس	۱۹	۱۲	۷

ظاہر ہے کہ ۲۷ افسروں میں سے ۱۹ غیر مسلم اور صرف ۸ مسلمان ہیں۔ گویا مسلمانوں کا تناسب ۳۰ فیصدی سے بھی کم ہے۔ حالانکہ انہیں کم سے کم پچاس فی صدی ملازمتیں ملنی چاہئیں۔ شعبہ تعلیم کی ان اعلےٰ ملازمتوں میں مسلمانوں کا یہ عنصر نہایت افسوسناک ہے۔ تاہم ہمیں توقع ہے کہ آنریبل وزیر تعلیم مسلمانوں کی اس صریح حق تلفی کو دور کرکے انہیں ملازمتوں میں مناسب حصہ دلانے کی سعی فرمائیں گے۔

مروجہ نصاب تعلیم پر نظر ثانی کی ضرورت

پنجاب ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس میں جو ٹاؤن ہال لاہور میں منعقد ہوا۔ وزیر تعلیم پنجاب آنریبل میاں عبدالحی صاحب نے اپنی تقریر میں موجودہ نصاب تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے کہا:۔

"آپ حضرات میرے ساتھ اس بارے میں متفق ہوں گے۔ کہ سکولوں میں مروجہ نصاب تعلیم پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ سرکاری طور پر مقرر کردہ کتابوں کو رٹ لینے کی نسبت یہ زیادہ بہتر ہے۔ کہ طلباء گردوپیش کے حالات اور واقعات کا مشاہدہ کرنا سیکھیں میں توقع کرتا ہوں۔ کہ طلباء کو سادہ زندگی اور بلند خیالی کی تربیت دی جائے گی۔ اس کے لئے عالی شان عمارتوں اور آراستہ پیراستہ کمروں کی ضرورت نہیں۔ یہ کام قدرتی حالات میں اور اگر ضرورت پڑے تو چھپروں کے نیچے اور پھوس کی جھونپڑیوں میں بھی انجام پا سکتا ہے۔ طلبہ کی ذہنی ترقی اور اخلاقی رفعت کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ امداد باہمی کے اصول کی عملی تعلیم دی جائے۔ حفظان صحت اور صفائی کا سبق دیا جائے۔ زراعت اور شہریت کے علم سے آشنا کیا جائے۔"

(انقلاب ۲۸ اپریل)

آنریبل وزیر تعلیم کے یہ ارشادات کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ موجودہ نصاب تعلیم طلباء کیلئے سخت نقصان رساں ہے۔ کیونکہ وہ نہ صرف ان کے نقطۂ نگاہ کو وسیع نہیں کرتا بلکہ ان کی دماغی اور ذہنی صلاحیتوں کو بھی مفلوج بنا رہا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں ان کی اخلاقی تربیت کا بھی کوئی سامان موجود نہیں۔ بایں ہمہ اس وقت تک اس کی اصلاح کی طرف بہت کم توجہ کی گئی ہے۔ آنریبل وزیر تعلیم کے متذکرۃ الصدر ارشادات کی روشنی میں توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ مروجہ نصاب تعلیم میں اصلاح کی کوشش کی جائے گی۔

ثالثی فیصلہ کی تجویز

لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند کے اس اعلان کے جواب میں کہ آئین نو کی رو سے گورنروں کو یہ اختیار حاصل نہیں۔ کہ وہ وزراء کو اس امر کا یقین دلا سکیں۔ کہ وہ ان کی آئینی سرگرمیوں میں مداخلت نہیں کریں گے گاندھی جی نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ تین ججوں پر مشتمل ایک عدالتِ ثالثی مقرر کی جائے۔ جو اس بات کا فیصلہ کرے۔ کہ گورنروں کو آئین کی رو سے اس قسم کا اطمینان دلانے کا حق حاصل ہے یا نہیں۔ لیکن حکومت نے مسٹر گاندھی جی کی اس تجویز کو درخور اعتنا نہیں سمجھا۔ کانگرس کی مجلس عاملہ نے اپنے اجلاس الہ آباد میں جو ریزولیوشن منظور کیا ہے اس میں بھی انہوں نے اس امر کی وضاحت کی ہے۔ کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس منعقدہ دہلی کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ حکومت برطانیہ مطلوبہ اطمینان کے لئے ایکٹ میں ترمیم کرے۔ مجلس عاملہ کو بعض مشہور ومعروف قانون دانوں نے بتایا ہے۔ کہ ایسا اطمینان ایکٹ کی حدود میں ہی دلایا جا سکتا ہے۔ ظاہر ہے کانگرس نے دوبارہ اس بات کو پیش کیا ہے۔ کہ مطلوبہ

روشن نظر آتا نہیں واں کوئی چراغ آج
بجھنے کو ہے اب گر کوئی بجھنے سے بچا ہے
فریاد ہے اے کشتیٔ امت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے
کر حق سے دعا امتِ مرحوم کے حق میں
خطروں میں بہت جس کا جہاز آ کے گھرا ہے
تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی
ہاں ایک دعا تیری کہ مقبولِ خدا ہے

یہ زمانے کا وہ نقشہ ہے۔ جو کسی حد تک مولانا حالی نے اپنے اشعار میں کھینچا پھر اسی پر بس نہیں۔ مسلمانوں نے اعتراف کیا۔ کہ ان میں مسلمانی نام کو نہیں۔ بلکہ یہود کے نقش قدم کا اتباع کر رہے ہیں۔ چنانچہ رسالہ "صوفی" میں ایک دفعہ یہ اشعار چھپے

اے خدائے دوجہاں مسلم کو پھر مسلم بنا
پھر یہ منوا دے کہ مسلم کا کوئی ثانی نہیں
اپنی پامالی کا یارب ہم کو خود ہے اعتراف
ہم مسلماں ہیں مگر ہم میں مسلمانی نہیں

اسی طرح "زمیندار" ۱۸ ستمبر ۱۹۲۵ء نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مسلمانانِ ہند کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا:۔

"تم کہلاتے تو میری امت ہو۔ مگر کام یہودیوں اور بت پرستوں کے کرتے ہو۔ تمہارا شیوہ وہی ہو رہا ہے۔ جو عاد اور ثمود کا تھا کہ رب العالمین کو چھوڑ کر بعل۔ یغوث نسر اور یعوق کی پرستش کر رہے ہو۔ تم میں سے اکثر ایسے ہیں۔ جو میری توہین کرتے ہیں"۔

اخبار "البشیر" اٹاوہ نے لکھا:۔

"بعثت پیغمبر آخر زمان کے عیسائیوں اور یہودیوں میں جو فرقہ بندی تھی۔ ان کی تاریخ اٹھا کر پڑھو۔ اور پھر آج کل کے علمائے اسلام کا ان سے مقابلہ کرو۔ تو صاف طور پر ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ آج بہت سے علمائے اسلام کی جو حالت ہے۔ وہ فوٹو ہے اس زمانہ کے علماء یہود۔ اور نصاریٰ کا" (۲۱ ستمبر ۱۹۱۵ء)

اخبار "الجمعیۃ" ۱۴ اپریل ۱۹۲۶ء نے لکھا "دفعتہً پردہ اٹھ گیا۔ دنیا کو صاف نظر آ گیا۔ کہ امتِ مسلمہ اگر کسی مجتمع شیرازہ اور کسی بندھی ہوئی تسبیح کا نام ہے۔ تو آج صحیح معنوں میں امتِ مسلمہ ہی موجود نہیں ہے۔ بلکہ منتشر اوراق ہیں۔ چند بکھرے ہوئے دانے ہیں۔ چند بھٹکی ہوئی بھیڑیں ہیں۔ جن کا نہ کوئی ریوڑ ہے نہ گلہ بان"

اخبار "وطن" ۱۳ جون ۱۹۱۲ء نے لکھا "مسلمانوں کی موجودہ پستی اور تباہ حالی اور درماندگی کا سبب یہ ہے۔ کہ وہ اپنے مذہب سے روز بروز بیگانے ہوتے جاتے ہیں۔ ان کے اعمال بے حد خراب ہو گئے ہیں۔ ان کے اخلاق پست ہیں۔ اور صحیح اسلامی تعلیم سے مطلقاً بے خبر ہیں"۔

اخبار "مدینہ" ۱۲ ستمبر ۱۹۳۶ء نے لکھا:۔

"آج کل مسلمانوں کی حالت کیا ہے۔ اس کا سطحی خاکہ مختصر یہ ہے۔ کہ وہ امور جن کا مذہب سے دور کا تعلق نہیں۔ ان پر جان دینا شہادت سمجھتے ہیں۔ مگر جہاں اسلام کی حقیقت مٹی جا رہی ہو۔ اس کے متعلق کوئی زبان تک نہیں ہلاتا۔ اس وقت مسلمان جس قدر تعلیم نبویؐ اور اخلاق حمیدہ اور اسوۂ حسنہ سے بے بہرہ ہیں۔ اور بدعت۔ اور شرک وکفر اور نفاق وظالم ومعاصی میں گرفتار ہیں۔ اس کا بیان کرنا ضروری نہیں۔ شر وفساد جھوٹ وفریب۔ دغا بازی مکاری۔ حرامکاری غرضکہ کونسی برائی ہے۔ جو ہم میں نہیں ہے پھر طرفہ یہ ہے۔ کہ ہم اپنے آپ کو ایسی ذات سے وابستہ کریں۔ جس کے ہم پیرو نہیں ہیں۔ ہم کو دعوے ہے۔ کہ ہم مسلمان ہیں۔ لیکن ہمارے کام مسلمانوں کے نہیں"۔

یہ وہ نقشہ ہے۔ جو مسلمانوں نے اپنے قلم سے کھینچا۔ مگر دین کی ہمدردی اور دین کا عشق چونکہ مسلمانوں کے دلوں سے سرد ہو چکا ہے۔ اس لئے ان الفاظ میں وہ درد نہیں۔ وہ سوز اور وہ رقت نہیں جو ایسی حالت میں مسلمانوں کی زبانوں اور ان کی آنکھوں سے پھوٹ پھوٹ کر ظاہر ہونی چاہیئے تھی۔ اس کا صحیح نقشہ اگر ہمیں نظر آتا ہے۔ تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات میں۔ دیکھیں آپ کس دردناک پیرایہ میں دین کی بدحالی کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

مے سزد گر خوں ببارد دیدۂ ہر اہلِ دیں
بر پریشاں حالیٔ اسلام و قحط المسلمیں
دینِ حق را گردش آمد صعب ناک و سہمگیں
سخت شورے اوفتاد اندر جہاں از کفر و کیں
آنکہ نفس اوست از ہر خیر و خوبی بے نصیب
مے تراشد عیب ہا در ذاتِ خیر المرسلیں
آنکہ در زندانِ ناپاکی است محبوس و اسیر
ہست در شانِ امامِ پاکباز اں نکتہ چیں
تیر بر معصوم مے بارد خبیثِ بدگہر
آسماں را می سزد گر سنگ بارد بر زمیں
ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدیں
مردم ذی مقدرت مشغول عشرت ہائے خویش
خرم و خنداں نشستہ با بتانِ نازنیں
عالماں را روز و شب باہم فساد از جوشِ نفس
زاہداں غافل سراسر از ضرورت ہائے دیں
ہر کسے از بہر نفسِ دوں خود طرفے گرفت
طرفِ دیں خالی شد و ہر دشمنے جست از کمیں

پھر اسلام کی دردناک حالت کو دیکھ کر اللہ تعالے کے حضور یوں دعا فرماتے ہیں ؎

یا الٰہی بازکے آید زتو وقتِ مدد
بازکے بینیم آں فرخندہ ایام و سنیں
ایں دو فکرِ دینِ احمد مغزِ جانِ ما گداخت
کثرتِ اعدائے ملت قلتِ انصارِ دیں
اے خدا زود آ و بر ما آبِ نصرت ہا بیار
یا مرا بردار یارب زیں مقامِ آتشیں

زمانہ کی اس حالت کو ایک طرف رکھیئے۔ دوسری طرف وہ معیار دیکھئے جس کا اناجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام کی زبان سے ذکر ہوا۔ اور جس کی قرآن مجید نے بھی تائید فرمائی ہے۔ اور پھر خود ہی غور فرمایئے۔ کہ کیا ایسی تاریکی اور شدید تاریکی یہ تقاضا کرتی تھی۔ کہ آسمان سے خدا تعالےٰ کا کوئی نور نازل ہو۔ اور وہ تیرہ وتار دنیا کو بقعۂ نور بنا دے۔ جب خدا کا عالمِ ظاہر میں یہ قانون ہے۔ کہ وہ رات کے بعد دن اور خزاں کے بعد بہار لاتا۔ اور مرجھائے ہوئے دلوں پر اپنی رحمت کا چھینٹا دے کر انہیں شگفتہ اور تروتازہ کر دیتا ہے۔ تو عالمِ روحانی اس قانون سے کیوں مستثنےٰ ہو۔ اور کیوں بیمار ہونے کے باوجود طبیب کامل کی ضرورت سے استغنا رکھا جاتا ہو۔ یقیناً یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہی وہ زمانہ کی حالت تھی جس کو دیکھ کر ارض وسماء کے پیدا کرنے والے خدا نے قادیان میں اپنا نور اتارا۔ اور اس کی تابناک شعاعوں سے دنیا کو منور کرنا شروع کیا۔ اگر یہ نور خدا کا نور نہیں۔ تو بتلاؤ۔ دنیا میں اور کس جگہ خدا کا نور ہے۔ آج دنیا کے چپہ چپہ کو دیکھ ڈالو۔ کونہ کونہ چھان مارو۔ سوائے قادیان کی مقدس بستی کے جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی برکات کی ظلی رنگ میں حامل ہے۔ اور کہیں بھی نور ہدایت جلوہ افروز نہ دیکھو گے اور آخر ٹکریں مار کر اسی چوکھٹ پر اپنا سر جھکانے پر مجبور ہو گے۔ لیکن مبارک وہ جو ابھی اس راز کو سمجھے۔ اور صداقت کے اس معیار پر غور کرے۔ جس معیار کی طرف بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی پُر زور توجہ دلائی۔ اور فرمایا:۔

"اے بندگان خدا آپ لوگ جانتے ہیں۔ کہ جب امساکِ باراں ہوتا ہے۔ اور ایک مدت تک مینہ نہیں برستا۔ تو اس کا آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ کنوئیں بھی خشک ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ پس جس طرح جسمانی طور پر آسمانی پانی ہی زمین کے پانیوں میں جوش پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح روحانی طور پر جو آسمانی پانی ہے۔ یعنی خدا کی وحی وہی سفلی عقلوں کو تازگی بخشتا ہے۔ سو یہ زمانہ بھی اس روحانی پانی کا محتاج تھا۔

میں اپنے دعوے کی نسبت اس قدر بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ میں عین ضرورت کے وقت خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔ جبکہ اس زمانہ میں بہتوں نے یہود کا رنگ پکڑا۔ اور نہ صرف تقوے وطہارت کو چھوڑا۔ بلکہ ان یہود کی طرح جو حضرت عیسےٰ کے وقت میں تھے سچائی کے دشمن ہو گئے۔ تب بالمقابل خدا نے میرا نام مسیح رکھ دیا۔ نہ صرف یہ کہ میں اس زمانہ کے لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہوں۔ بلکہ خود زمانہ نے مجھے بلایا ہے"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تحریک جدید سال سوم کی ادائیگی

کے متعلق

بعض مخلصین کے خطوط

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید کی بعض نہائت اہم ضروریات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ چونکہ تحریک جدید کا کام روپیہ نہ ہونے کے سبب رک جانے کا احتمال ہے۔ اس لئے وعدہ کرنے والے مخلصین کو چاہیئے۔ کہ نہ صرف وہ تیسرے سال کے وعدوں کو جلد تر پُورا کریں۔ بلکہ جن کے ذمہ گزشتہ دو سالوں کا بقایا ہے۔ وہ بھی اپنی بقایا رقوم ادا کریں۔ تاکہ وعدہ خلافی کی وجہ سے وہ گنہگار نہ ہوں۔ اس پر بعض احباب کرام نے رقوم ادا کی ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور نہائت مخلصانہ خطوط لکھے ہیں۔ ذیل میں بعض خطوط کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے تاکہ دوسرے احباب بھی توجہ فرمائیں۔

(۱) ایک بہن حضور کی خدمت میں لکھتی ہیں۔ حضور کے ارشاد پر عاجزہ نے سال اول اپنا طلائی زیور جھمکے فروخت کرکے ایک سو روپیہ چندہ پیش کیا تھا۔ دوسرے سال کے لئے روپیہ جمع کرنا شروع کیا۔ اور تحریک ہونے پر تیس روپے شروع میں ہی ادا کر دیئے۔ تیسرے سال کے لئے چونکہ روپیہ پاس نہ تھا۔ اس لئے کشیدہ کاری کا کام شروع کر دیا۔ اور وعدہ اکتیس روپے کا لکھوایا۔ اب حضور کی طرف سے اخبار میں اعلان پڑھا۔ کہ تحریک جدید کا چندہ جلد ادا ہونا چاہیئے۔ اس لئے میں نے چوبیس روپے اپنی محنت سے کمائے۔ اور سات روپے اپنے بچوں سے قرض لئے اس طرح اکتیس روپے کا وعدہ پورا کر رہی ہوں۔

(۲) جنہ اماء اللہ سیالکوٹ کا وعدہ تیسرے سال کا گزشتہ سال سے ڈیوڑھا تھا حضور کا ارشاد جلد ادا کرنے کا پڑھ کر سیدہ فضیلت صاحبہ پریذیڈنٹ نے ۲۷۵ کی رقم بھیج کر لکھا ہے۔ کہ بقیہ چندہ جہاں تک جلد ممکن ہو گا۔ وصول کرکے ارسال کر دوں گی۔

(۳) بابو شریف احمد صاحب اوورسیر نہر ضلع فیض آباد یو-پی لکھتے ہیں۔ اس عاجز کے پاس ایک سو روپیہ نقد ہے۔ جو برائے تکمیل مکان واقعہ محلہ دار الفضل قادیان رکھا تھا۔ لیکن سلسلہ کی ضروریات کو ترجیح دیتے ہوئے فوراً وہ روپیہ بذریعہ تار ارسال ہے۔

(۴) سید محمود احمد شاہ صاحب تھانیسر لکھتے ہیں۔ اخبار الفضل میں حضور کا تازہ ارشاد پڑھنے پر اپنا وعدہ مبلغ باسٹھ روپے سال سوم ادا کرنے کی اللہ تعالےٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے۔ رقم ارسال ہے۔

(۵) ایک صاحب جو بیمار ہیں اللہ تعالےٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔ لکھتے ہیں حضور کا ارشاد میں نے پڑھا۔ میرا وعدہ ایک سو چالیس کا ہے۔ جو اس عریضہ کے ساتھ ارسال ہے۔ حضور سے دُعا کی درخواست کریں۔

(۶) بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی میرپور خاص سندھ سے لکھتے ہیں۔ حضور کا تازہ ارشاد متعلق چندہ تحریک جدید بذریعہ الفضل پہونچا۔ حضور کی آواز پر سب مخلصین نے انشراح صدر سے لبیک کہتے ہوئے باوجود سخت مالی مشکلات کے اپنی موعودہ رقوم پوری کر دی ہیں۔ جو حضور کی خدمت میں پیش ہیں۔ قبول فرمائی جائیں۔

(۷) جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے لاہور لکھتے ہیں۔ میں نے تحریک جدید سال سوم میں ۲۵۰ کا وعدہ کیا تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں میری خواہش ہے۔ کہ یہ رقم یکمشت حضور کے پیش ہو جائے۔ لہذا رقم ارسال ہے۔

(۸) منشی محمد حیات خان صاحب ملتان لکھتے ہیں۔ حضور کا ارشاد مندرجہ "الفضل" پہونچا۔ تمام جماعت کو سنایا گیا۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب صوبے دار اور چودہری عطا محمد صاحب نائب تحصیلدار کو تحریک جدید سال سوم کے وعدوں کے جلد تر وصول کرنے کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ہر جمعہ کے دن اس چندہ کے جلد ادا کرنے کی تاکید کی جاتی ہے۔ اس کے نتیجہ میں اس ماہ میں ۲۲۴ روپے وصول ہوئے جو ارسال ہیں۔ جماعت ملتان کا وعدہ ۱۱۷۲ ہے۔ اس میں سے ۶۱۳/۸ وصول کرکے ارسال کئے جا چکے ہیں۔

جماعت ملتان نے حضور کے اس ارشاد پر کہ زائد کارکن ہر جگہ کی جماعتیں مقرر کرکے تحریک جدید کے چندہ کی وصولی پر زور دیں۔ عمل کیا ہے۔ اور اس کا نتیجہ بھی ظاہر ہے۔ کہ نصف سے زیادہ رقم وصول ہو چکی ہے۔ ہر جگہ کی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ جماعت ملتان کی طرح زائد کارکن مقرر کریں۔ اور تحریک جدید کی وصولی پر خاص زور دیں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بابت سنہ ۱۹۳۷ء

امسال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب (۱) سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب (۲) سراج منیر (۳) پیغام صلح (۴) لیکچر لاہور (۵) لیکچر سیالکوٹ بطور نصاب مقرر کی جاتی ہیں۔ امتحان مورخہ ۷ نومبر ۱۹۳۷ء بروز اتوار ہو گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ایک ایسا خزانہ ہیں کہ جس کی قدر و قیمت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اور ایک ایسے پُر امن ہتھیار ہیں۔ کہ جس کے سامنے کوئی مخالف نہیں ٹھہر سکتا۔ مگر خزانہ اور ہتھیار تبھی مفید ہو سکتے ہیں۔ کہ انسان ان کو استعمال کرے۔ پس میں احباب جماعت کو پُر زور توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔ تاکہ وہ اس بیش بہا خزانہ سے مستفید ہوں۔ خصوصاً سکرٹریان تعلیم و تربیت اس طرف توجہ فرمائیں۔ درخواستیں نظارت تعلیم و تربیت کی طرف آنی چاہئیں۔

ناظر تعلیم و تربیت

جماعت احمدیہ گنج کا سالانہ جلسہ

۱۷، ۱۸ اپریل ۱۹۳۷ء بروز ہفتہ اتوار جماعت احمدیہ گنج لاہور نے ایک غیر معمولی سالانہ تبلیغی جلسہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مرکزی مبلغین کے علاوہ دیگر معزز اصحاب سلسلہ عالیہ احمدیہ بھی شمولیت فرما کر تقاریر فرمائیں گے۔ قرب و جوار کی احمدی جماعتوں سے پر زور استدعا ہے کہ شامل ہو کر جلسہ کی کامیابی اور رونق کا باعث بنیں۔ طعام اور رہائش کا انتظام تسلی بخش ہو گا۔ بیرون لاہور سے تشریف لانے والے احباب حسب ضرورت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہم واقعاتِ عالم

جرمنی میں چرچ اور حکومت کے درمیان کشمکش

جرمنی میں چونکہ سیاسیات ملکی پر ہر چیز کو قربان کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اسی لئے ہر اس نظام کو جو پبلک کو اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کی دعوت دیتا ہو۔ ناپسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھا جا رہا اور اسے اپنے راستہ سے ہٹانے کی کوشش کیجا رہی ہے

ان دنوں جرمنی میں حکومت اور چرچ کے درمیان جو چپقلش پیدا ہو گئی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ حکومت یہ گوارا نہیں کرتی۔ کہ حکومت کی اطاعت کے ساتھ چرچ کی بھی اطاعت کی جائے۔ وہ لوگوں کے جذبہ اطاعت و حکمبرداری کو صرف اپنے لئے وقف رکھنا چاہتی ہے۔ اور چونکہ وہ سمجھتی ہے۔ کہ چرچ اس کے راستہ میں روک ہے۔ اس لئے وہ ملک میں چرچ کے اثر کو زائل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش عمل میں لا رہی ہے۔ چنانچہ رومن کیتھولک پادریوں پر کئی قسم کی پابندیاں عاید کی جا رہی ہیں۔ چرچ کے مذہبی سکولوں میں مداخلت کی جا رہی ہے۔ اور پادریوں کو مجبور کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو ان سکولوں میں تعلیم دلائیں۔ جن کے متعلق وہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہاں عیسائیت کے خلاف اثرات کام کر رہے ہیں۔ حکومت کے اس رویہ پر کیتھولک پادری سیخ پا ہو رہے ہیں۔ اور پاپائے روم نے بھی اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی ہے

اس میں شک نہیں۔ کہ موجودہ عیسائیت کے اصول اس قابل نہیں کہ کوئی حکومت ان کو اپنے ہاں رائج کر کے آرام و اطمینان کا سانس لے سکے۔ یہی وجہ ہے۔ جرمنی عیسائیت کا قلع قمع کرنا ضروری سمجھ رہی ہے

جزائر فلپائن اور امریکہ

واشنگٹن کی ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جزائر فلپائن کے پریذیڈنٹ اور حکومت جمہوریہ امریکہ کے بعض افسروں کے درمیان گفتگو کے نتیجہ میں یہ طے پایا ہے۔ کہ جزائر کو ۱۹۴۶ء کی بجائے ۱۹۳۸-۳۷ء میں مکمل آزادی دیدی جائے گی۔ یہ جزائر ۱۸۹۹ء میں ایک معاہدہ کی رو سے جو امریکہ اور ہسپانیہ کے درمیان ایک مختصر سی جنگ کے بعد ہوا تھا۔ ہسپانیہ نے امریکہ کے حوالے کر دئے تھے۔ اور اس وقت سے ان پر امریکہ کا قبضہ چلا آتا ہے۔ ۱۹۳۴ء کے ایک قانون کی رو سے جسے امریکہ کی کانگرس نے منظور کیا تھا۔ اور جو Tydings McDuffie Act کہلاتا ہے۔ یہ قرار پایا تھا۔ کہ اس کے نفاذ کے دس سال بعد جزائر فلپائن کو کامل آزادی دیدی جائے گی۔ اس درمیانی وقفہ میں اگرچہ جزائر میں جمہوریت قائم کر دی گئی۔ اور ان کے داخلی معاملات میں انہیں کامل اختیارات تفویض کر دئے گئے۔ لیکن ان کے خارجی امور اور اقتصادی پالیسی کی باگ ڈور امریکہ کے ہاتھ میں ہی رہی۔ اب نئے معاہدہ کی رو سے امریکہ کے جزائر فلپائن پر عرصۂ تسلط کو گھٹا دیا گیا ہے۔ اور ۱۹۴۶ء میں آزاد کرنے کی بجائے ۱۹۳۸-۳۷ء میں کر دیا جائے گا۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ دیگر علاقوں کے نظم و نسق کی ذمہ داری اٹھانے کے لئے اہل امریکہ کا رجحان کم ہو رہا ہے۔ اور ان کی توجہ زیادہ تر اپنے ملک کی اقتصادی اصلاح کی طرف مبذول ہو رہی ہے۔ علاوہ ازیں اس کی وجہ یہ بھی ہے۔ کہ امریکہ میں صنعت کھانڈ کے مصالح اس بات کے متقاضی ہیں۔ کہ جزائر فلپائن کو جلد سے جلد کامل آزادی دیدی جائے۔ کامل آزادی کی صورت میں چونکہ وہ ایک الگ ملک قرار دیا جائے گا۔ اس لئے حکومت امریکہ جزائر سے آنے والی کھانڈ پر جس کیوجہ سے امریکہ میں کھانڈ سازی کے کارخانوں کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ محصول عائد کر کے اس کی درآمد کو روک سکے گی۔ اور اس طرح اپنے اقتصادی مفاد کا تحفظ کر سکے گی ؛

جدید معاہدہ کی رو سے حکومت جمہوریہ امریکہ جزائر فلپائن سے اپنے آٹھ فوجی اور دو بحری مستقر کو ہٹا لیگی۔ اور آئندہ جزائر اپنی حفاظت، اور دفاع کی خود ذمہ دار ہونگے ؛

دنیا کی ہولناک تباہی کے سامان

گذشتہ دنوں روس کے سفیر متعیم لندن نے ایک تقریر کے دوران میں کہا تھا "میں پوری پوری ذمہ داری کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔ کہ اس وقت ہم اس قابل ہیں۔ کہ اگر کوئی طاقت یا ایک سے زیادہ طاقتیں ملکر ہم پر حملہ کر دیں۔ تو ہم اکیلے انہیں شکست دے سکتے ہیں"

اس اعلان کو دوسری حکومتیں چونکہ اپنے لئے ایک قسم کا چیلنج سمجھ رہی ہیں۔ اس لئے یورپ کے تمام بڑے بڑے ممالک اپنی حربی قوتوں کو بڑھانے میں مصروف ہیں۔ اور جب ان کی تیاریاں مکمل ہو گئیں۔ تو خطرہ ہے۔ کہ دنیا کو تباہی و بربادی کا ایسا ہولناک منظر دیکھنا پڑے گا۔ جو سابقہ تباہیوں کو مات کر دے گا۔

عراق اور حجاز کا اتحاد

یہ امر موجب اطمینان ہے۔ کہ عرب کی دو حکومتوں یعنی عراق اور حجاز کے درمیان خوشگوار تعلقات کے قیام کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ یہ صورت امیر سعود ولیعہد حجاز کے سفر عراق کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ بغداد سے موصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ۲۸ رمارچ کو ولیعہد حجاز وارد بغداد ہوئے۔ جہاں ان کا نہایت شاندار طور پر استقبال کیا گیا۔ اور اسی طرح حکومت اور رعایا نے اپنے جذبات محبت کا پورا پورا مظاہرہ کیا۔ ولیعہد حجاز کے اس سفر کو بہت بڑی سیاسی حیثیت دی جا رہی ہے اور اسے عراق اور حجاز کے اتحاد کی تحریک کے مترادف تصور کیا جا رہا ہے۔ ممکن ہے۔ کہ ان کا باہمی اتحاد اتحاد عرب کی تحریک کی تکمیل کا موجب بن سکے۔

علاوہ ازیں یہ بات بھی خوشی کا موجب ہے۔ کہ حکومت عراق کی موجودہ پالیسی نہایت صلح جویانہ اور مصالحت آمیز ہے۔ اور اس امر کی دلیل کہ وہ حجاز سے اشتراک عمل کر کے اتحاد عرب کی تحریک کو کامیاب بنانا چاہتی ہے۔ اس کی یہ زبردست خواہش ہے۔ کہ تمام ہمسایہ حکومتوں سے برادرانہ تعلقات قائم کئے جائیں خیال کیا جاتا ہے کہ ولیعہد حجاز کے اس سفر سے عراق کی یہ خواہش پوری ہو کر تمام عرب حکومتوں کے اتحاد کا پیش خیمہ ثابت ہو گی۔ مسلمانوں کی دلی خواہش ہے۔ کہ تمام اسلامی ممالک آپس میں متحد ہو کر رہیں۔ کیونکہ دنیا کے موجودہ نازک سیاسی حالات کے پیش نظر ان کی حفاظت کا یہی ایک ذریعہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہم واقعاتِ عالم

جرمنی میں چرچ اور حکومت کے درمیان کشمکش

جرمنی میں چونکہ سیاسیات ملکی پر ہر چیز کو قربان کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اس لئے ہر اس نظام کو جو پبلک کو اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کی دعوت دیتا ہو۔ ناپسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھا جارہا اور اسے اپنے راستہ سے ہٹانے کی کوشش کیجارہی ہے ان دنوں جرمنی میں حکومت اور چرچ کے درمیان جو چپقلش پیدا ہوگئی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ حکومت یہ گوارا نہیں کرتی۔ کہ حکومت کی اطاعت کے ساتھ چرچ کی بھی اطاعت کی جائے۔ وہ لوگوں کے جذبہ اطاعت و حکمبرداری کو صرف اپنے لئے وقف رکھنا چاہتی ہے۔ اور چونکہ وہ سمجھتی ہے۔ کہ چرچ اس کے راستہ میں روک ہے۔ اس لئے وہ ملک میں چرچ کے اثر کو زائل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش عمل میں لارہی ہے۔ چنانچہ رومن کیتھولک پادریوں پر کئی قسم کی پابندیاں عاید کی جارہی ہیں۔ چرچ کے مذہبی سکولوں میں مداخلت کی جارہی ہے۔ اور پادریوں کو مجبور کیا جارہا ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو ان سکولوں میں تعلیم دلائیں جن کے متعلق وہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہاں عیسائیت کے خلاف اثرات کام کر رہے ہیں۔ حکومت کے اس رویہ پر کیتھولک پادری سیخ پا ہو رہے ہیں۔ اور پاپائے روم نے بھی اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی ہے اس میں شک نہیں۔ کہ موجودہ عیسائیت کے اصول اس قابل نہیں کہ کوئی حکومت ان کو اپنے ہاں رائج کرکے آرام و اطمینان کا سانس لے سکے۔ یہی وجہ ہے۔ جرمنی عیسائیت کا قلع قمع کرنا ضروری سمجھ رہی ہے

جزائر فلپائن اور امریکہ

واشنگٹن کی ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جزائر فلپائن کے پریذیڈنٹ اور حکومت جمہوریہ امریکہ کے بعض افسروں کے درمیان گفتگو کے نتیجہ میں یہ طے پایا ہے۔ کہ جزائر کو ۱۹۴۶ء کی بجائے ۳۷-۱۹۳۸ء میں مکمل آزادی دیدی جائے گی۔ یہ جزائر ۱۸۹۹ء میں ایک معاہدہ کی رو سے جو امریکہ اور ہسپانیہ کے درمیان ایک مختصر سی جنگ کے بعد ہوا تھا۔ ہسپانیہ نے امریکہ کے حوالے کردئے تھے۔ اور اس وقت سے ان پر امریکہ کا قبضہ چلا آتا ہے۔ ۱۹۳۴ء کے ایک قانون کی رو سے جسے امریکہ کی کانگرس نے منظور کیا تھا۔ اور جو Tydings McDuffie Act. کہلاتا ہے۔ یہ قرار پایا تھا۔ کہ اس کے نفاذ کے دس سال بعد جزائر فلپائن کو کامل آزادی دیدی جائے گی۔ اس درمیانی وقفہ میں اگرچہ جزائر میں جمہوریت قائم کردی گئی۔ اور ان کے داخلی معاملات میں انہیں کامل اختیارات تفویض کر دئے گئے۔ لیکن ان کے خارجی امور اور اقتصادی پالیسی کی باگ ڈور امریکہ کے ہاتھ میں ہی رہی۔ اب نئے معاہدہ کی رو سے امریکہ کے جزائر فلپائن پر عرصۂ تسلط کو گھٹا دیا گیا ہے۔ اور ۱۹۴۶ء میں آزاد کرنے کی بجائے ۳۷-۱۹۳۸ء میں کر دیا جائے گا۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ دیگر علاقوں کے نظم ونسق کی ذمہ داری اٹھانے کے لئے اہل امریکہ کا رجحان کم ہو رہا ہے۔ اور ان کی توجہ زیادہ تر اپنے ملک کی اقتصادی اصلاح کی طرف مبذول ہو رہی ہے۔ علاوہ ازیں اس کی وجہ یہ بھی ہے۔ کہ امریکہ میں صنعت کھانڈ کے مصالح اس بات کے متقاضی ہیں۔ کہ جزائر فلپائن کو جلد سے جلد کامل آزادی دیدی جائے۔ کامل آزادی کی صورت میں چونکہ وہ ایک الگ ملک قرار دیا جائے گا۔ اس لئے حکومت امریکہ جزائر سے آنے والی کھانڈ پر جس کی وجہ سے امریکہ میں کھانڈ سازی کے کارخانوں کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ محصول عائد کرکے اس کی درآمد کو روک سکے گی۔ اور اس طرح اپنے اقتصادی مفاد کا تحفظ کر سکے گی۔

جدید معاہدہ کی رو سے حکومت جمہوریہ امریکہ جزائر فلپائن سے اپنے اڈے اور دو بحری مستقر کو ہٹا لیگی۔ اور آئندہ جزائر اپنی حفاظت اور دفاع کے خود ذمہ دار ہونگے۔

دنیا کی ہولناک تباہی کے سامان

گذشتہ دنوں روس کے سفیر مقیم لندن نے ایک تقریر کے دوران میں کہا:

"میں پوری پوری ذمہ داری کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔ کہ اس وقت ہم اس قابل ہیں۔ کہ اگر کوئی طاقت یا ایک سے زیادہ طاقتیں ملکر ہم پر حملہ کردیں۔ تو ہم اکیلے انہیں شکست دے سکتے ہیں۔"

اس اعلان کو دوسری حکومتیں چونکہ اپنے لئے ایک قسم کا چیلنج سمجھ رہی ہیں اس لئے یورپ کے تمام بڑے بڑے ممالک اپنی حربی قوتوں کو بڑھانے میں مصروف ہیں۔ اور جب ان کی تیاریاں مکمل ہو گئیں۔ تو خطرہ ہے۔ کہ دنیا کو تباہی و بربادی کا ایسا ہولناک منظر دیکھنا پڑے گا۔ جو سابقہ تباہیوں کو مات کردے گا۔

عراق اور حجاز کا اتحاد

یہ امر موجب اطمینان ہے۔ کہ عرب کی دو حکومتوں یعنی عراق اور حجاز کے درمیان خوشگوار تعلقات کے قیام کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔ یہ صورت امیر سعود ولیعہد حجاز کے سفر عراق کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ بغداد سے موصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ۲۸ رمارچ کو ولیعہد حجاز وارد بغداد ہوئے۔ جہاں ان کا نہایت شاندار طور پر استقبال کیا گیا۔ اور اسی طرح حکومت اور رعایا نے اپنے جذبات محبت کا پورا پورا مظاہرہ کیا۔ ولیعہد حجاز کے اس سفر کو بہت بڑی سیاسی حیثیت دی جارہی ہے اور اسے عراق اور حجاز کے اتحاد کی تحریک کے مترادف تصور کیا جارہا ہے۔ ممکن ہے۔ کہ ان کا باہمی اتحاد اتحاد عرب کی تحریک کی تکمیل کا موجب بن سکے۔

علاوہ ازیں یہ بات بھی خوشی کا موجب ہے۔ کہ حکومت عراق کی موجودہ پالیسی نہایت صلح جویانہ اور مصالحت آمیز ہے۔ اور اس امر کی دلیل کہ وہ حجاز سے اشتراک عمل کرکے اتحاد عرب کی تحریک کو کامیاب بنانا چاہتی ہے۔ اس کی یہ زبردست خواہش ہے۔ کہ تمام ہمسایہ حکومتوں سے برادرانہ تعلقات قائم کئے جائیں خیال کیا جاتا ہے کہ ولیعہد حجاز کے اس سفر سے عراق کی یہ خواہش پوری ہوکر تمام عرب حکومتوں کے اتحاد کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔ مسلمانوں کی دلی خواہش ہے۔ کہ تمام اسلامی ممالک آپس میں متحد ہوکر رہیں۔ کیونکہ دنیا کے موجودہ نازک سیاسی حالات کے پیش نظر ان کی حفاظت کا یہی ایک ذریعہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جدید پنجاب اسمبلی کا پہلا اجلاس

حلف وفاداری لینے کیوقت کے دلچسپ حالات

مسلمان ممبر خاتون کا قابل تعریف طریق عمل

لاہور۔ ۵ اپریل:- آئین جدید کے تابع پہلی پنجاب اسمبلی کا پہلا اجلاس پرانے کونسل ہال میں ٹھیک گیارہ بجے شروع ہوا۔ ارکان مجلس معینہ وقت سے بہت پہلے آگئے تھے پرانے ممبر باہر پھرتے رہے مگر نئے ممبر اپنی اپنی نشست تلاش کر کے بیٹھ گئے پورے گیارہ بجے گھنٹی بجی۔ تو سارے ممبر ہال میں داخل ہوئے۔ اور اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔

نشستوں کی ترتیب

اگرچہ نشستوں کا موجودہ انتظام عارضی ہے مگر اس عارضی انتظام میں بھی نشستوں کی ترتیب اس طور پر رکھی گئی تھی۔ کہ حامیان وزارت جو اتحاد پارٹی خالصہ نیشلسٹ پارٹی اور نیشنل پراگریسو پارٹی کے ارکان پر مشتمل ہیں۔ دائیں جانب تھے اور مخالف پارٹی جو کانگرس، اکالی پارٹی۔ اکیلے احراری ممبر۔ ایک مسلم لیگی ممبر اور دو اتحاد ملتی ممبروں پر مشتمل ہے۔ بائیں جانب تھی۔ سر گوکل چند نارنگ۔ اپنی سنٹرل پارٹی کے پانچ دیگر ہندو ارکان کو لئے ان دونوں کے درمیان بیٹھے تھے

حلف وفاداری

اپنی اپنی نشست پر ارکان کے بیٹھ جانے کے بعد سردار بہادر سردار ابناشا سنگھ سکرٹری پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی نے ہز ایکسلنسی گورنر پنجاب کا حکم مجریہ زیر دفعہ ۶۲ (۲) گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء پڑھ کر سنایا۔ کہ اسمبلی کا باقاعدہ سپیکر منتخب ہونے تک سپیکر کے فرائض انجام دینے کے لئے دیوان بہادر راجہ نریندر ناتھ مقرر کئے جاتے ہیں۔ سکرٹری نے۔ اس سلسلے میں جو ایجنڈا جاری کیا تھا۔ اس میں لکھا تھا۔ کہ ارکان اسمبلی کھڑے ہو کر گورنر کا پیغام "سنیں گے۔ جب سکرٹری نے گورنر کا مذکورہ بالا حکم سنانے کا اعلان کیا۔ تو اسمبلی کے سارے ارکان سوائے مخالف پارٹی کے ارکان کے کھڑے ہو گئے

پہلا پوائنٹ آف آرڈر

جب راجہ نریندر ناتھ صدارت کی کرسی پر بیٹھے۔ اور حلف وفاداری کا سلسلہ شروع ہونے کو تھا۔ کہ ڈاکٹر محمد عالم نے جدید اسمبلی کے پہلے اجلاس کا پہلا پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا۔ اور کہا۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ سکرٹری نے ایجنڈا میں یہ کس لئے یا کس اختیار سے لکھا۔ کہ گورنر کے پیغام کو ارکان کھڑے ہو کر سنیں۔ راجہ نریندر ناتھ نے جواب دیا۔ اس میں اختیار کا کوئی سوال نہیں یہ ایک روایت قائم ہو گئی ہے۔ کہ صوبہ میں ملک معظم کے نمائندہ کا احترام کیا جائے۔ راجہ صاحب نے اظہار افسوس کیا۔ کہ ہاؤس کے بعض ممبر اس اظہار احترام میں شریک نہیں ہوئے۔ اور اپنی نشستوں پر بیٹھے رہے۔ اس مختصر سے خلل کے بعد ممبروں سے حلف وفاداری لینے کا سلسلہ شروع ہوا۔

سب سے پہلے سردار سر سکندر حیات خان نے چیف منسٹر کی حیثیت میں حلف وفاداری لیا۔ ان کے بعد دیگر وزیروں نے اور وزیروں کے بعد دیگر تمام ممبروں نے حلف وفاداری لیا۔

باجی رشیدہ لطیف کا بیان

ممبروں میں سے سب سے پہلے باجی رشیدہ لطیف نے حلف وفاداری پڑھا۔ یہ طریقہ اختیار کیا گیا تھا۔ کہ حلف وفاداری پڑھنے کے بعد ممبر سپیکر کے ساتھ مصافحہ کرے۔ اور پھر تخت کے پیچھے سے ہو کر اسمبلی کی میز پر جا کر رجسٹر پر دستخط کرے۔ باجی رشیدہ لطیف برقعہ پہنے تھیں۔ جب حلف وفاداری پڑھ چکیں تو سپیکر نے اٹھ کر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا باجی صاحبہ نے کہا۔ "میں پردہ نشین ہوں۔ جس صورت میں میں اسمبلی میں کسی نامحرم کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتی۔ میں ہاتھ ملانے سے معذور ہوں"۔

یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ باجی رشیدہ لطیف کی نشست سید افضال علی حسنی کے ساتھ تھی مگر آپ وہاں نہیں بیٹھیں۔ ان کے لئے ان کی درخواست پر ایک کرسی علیحدہ رکھ دی گئی تھی

۱۲ بجے کے قریب یہ سلسلہ ختم ہوا۔ کارروائی کے اختتام پر سپیکر نے اعلان کیا کہ ایک آنریبل ممبر نے ایک رقعہ بھیجا ہے جسمیں وہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ انہیں بیان کرنے کی اجازت دی جائے۔ کہ وہ گورنر کا پیغام سننے کے لئے کیوں کھڑے نہیں ہوئے تھے سپیکر نے کہا۔ کہ چونکہ اس وقت ہاؤس میں کوئی قرارداد زیر بحث نہیں۔ اس لئے کسی قسم کی تقریر یا بیان دینے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

ملک برکت علی صاحب نے یہ رقعہ بھیج کر درخواست کی تھی سپیکر کا جواب سن کر انہوں نے کہا۔ کہ میں اس بارے میں اپنی پوزیشن واضح کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے اس سلسلے میں تقریر کرنا چاہی۔ تو سپیکر نے انہیں روک دیا۔ اور کہا۔ کہ آپ اخبارات میں اپنا بیان شائع کر کے اپنی پوزیشن صاف کر سکتے ہیں۔

سپیکر کے اظہار افسوس پر اعتراض

ڈاکٹر محمد عالم نے پھر پوائنٹ آف آرڈر پر سوال کیا۔ کہ گورنر کا پیغام سننے کے لئے بعض ممبروں کے بیٹھے رہنے پر سپیکر نے جو اظہار افسوس کیا تھا۔ کیا وہ انہوں نے اپنی ذاتی حیثیت میں کیا تھا۔ یا صدر اسمبلی کی حیثیت میں راجہ صاحب نے جواب دیا۔ کہ میرا خیال ہے۔ کہ میں نے یہ اظہار افسوس کر کے ہاؤس کی بڑی اکثریت کے جذبات کی ترجمانی کی ہے اس پر دائیں جانب سے چیئرز دیئے گئے۔ ڈاکٹر عالم نے پھر کہا۔ کہ ہاؤس سے رائے لئے بغیر صدر اسمبلی کو اظہار افسوس کا حق نہیں پہنچتا۔ اس پر راجہ صاحب نے کہا۔ کہ ایوان کی اکثریت میری ہم خیال ہے لیکن اگر کسی ممبر کو اس پر اعتراض ہے۔ تو وہ اسے میرا ذاتی خیال سمجھ لیں۔ اس کے بعد اجلاس ملتوی ہوا

پنجاب کے طول و عرض میں زبردست بارش

لاہور۔ ۵ اپریل:- کل لاہور میں ... بارش ہوئی۔ صرف چند منٹ ... ہوتا تھا۔ اور پھر بارش شروع ہو جاتی ... گلی کوچوں میں دریا بہہ رہے تھے ... بجلی کی چمک اور رعد کی کڑک ... ہلائے دیتی تھی۔ اس بارش نے ... فصلوں کا زبردست نقصان کیا ... فصلیں تقریباً تقریباً پکی ہوئی تھیں ... موقعہ کی بارش فصل کے لئے بہت ... غیر موافق اور نقصان دہ ہے۔ لاہور ... ابھی تک نشیبی مقامات پر پانی کھڑا ... ہے۔ کل اور پرسوں تقریباً سارے ... پنجاب میں بارش ہوئی ہے۔ اس ... تک مندرجہ ذیل مقامات سے بھی بارش ... اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

راولپنڈی۔ گذشتہ ۴۸ گھنٹے ... لگاتار اور مسلسل بارش شروع ہے ... نے فصلوں کو کافی نقصان پونچایا ہے ... سے بھی زبردست بارش کی اطلاع ... اس بارش سے موسم میں پھر تبدیلی واقع ... ہو گئی ہے۔ اور اب اس جگہ کافی ... ہے۔ ایک مسافر کا جو پشاور ... سے آیا ہے۔ بیان ہے۔ کہ یہ بارش ... پشاور۔ کوہاٹ۔ جنڈ۔ فتح جنگ ... مقامات پر ہوئی ہے۔

بنگہ۔ ۴ اپریل:- کل شام ۵ بجے ... سے لے کر آج ایک بجے دوپہر تک کم ... بارش ہو رہی ہے۔ ہوا زور سے چل رہی ... فصلیں کٹائی کے لئے تیار ہیں۔ زمیندار ... لوگ اس بارش کو فصل کے لئے بہت ... تبلاتے ہیں۔ بادل ابھی تک بدستور جمع ...

پالم پور۔ ۴ اپریل۔ موضع چھپیاں ... پالم پور اور اس کے گرد و نواح کے دیہات ... میں بڑے زور کی ژالہ باری ہوئی ہے ... تمام کی تمام فصل تباہ ہو گئی ہے۔ بیان کیا ... ہے۔ کہ پورا ایک گھنٹہ اولے برستے رہے ... عرصہ میں ایک فٹ اولے پڑے۔ زمیندار ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جدید پنجاب اسمبلی کا پہلا اجلاس

حلف وفاداری لینے کے وقت کے دلچسپ حالات

مسلمان ممبر خاتون کا قابل تعریف طریق عمل

لاہور ۵ اپریل :- آئین جدید کے تابع پنجاب اسمبلی کا پہلا اجلاس پرانے کونسل ہال میں ٹھیک گیارہ بجے شروع ہوا۔ ارکان اسمبلی معینہ وقت سے بہت پہلے آ گئے تھے نئے ممبر باہر پھرتے رہے مگر پرانے ممبر اپنی اپنی نشست تلاش کر کے بیٹھ گئے پورے بارہ بجے گھنٹی بجی۔ تو سارے ممبر ہال میں داخل ہوئے۔ اور اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔

نشستوں کی ترتیب

اگرچہ نشستوں کا موجودہ انتظام عارضی ہے مگر اس عارضی انتظام میں بھی نشستوں کی ترتیب اس طور پر رکھی گئی تھی۔ کہ حامیان وزارت جو اتحاد پارٹی خالصہ نیشنلسٹ پارٹی اور نیشنل پراگریسو پارٹی کے ارکان پر مشتمل ہیں۔ دائیں جانب تھے اور مخالف پارٹی جو کانگرس اکالی پارٹی۔ اکیلے احراری ممبر۔ ایک مسلم لیگی ممبر اور دو اتحاد ملتی ممبروں پر مشتمل ہے۔ بائیں جانب تھی۔ مسٹر گوکل چند نارنگ اپنی سنٹرل پارٹی کے پانچ دیگر ہندو ارکان کو لئے ان دونوں کے درمیان بیٹھے تھے

حلف وفاداری

اپنی اپنی نشست پر ارکان کے بیٹھ جانے کے بعد سردار بہادر سردار اپنا سنگھ سیکرٹری پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی نے ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب کا حکم مجریہ زیر دفعہ ۶۳ (۲) گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء پڑھ کر سنایا۔ کہ اسمبلی کا باقاعدہ سپیکر منتخب ہونے تک سپیکر کے فرائض انجام دینے کے لئے دیوان بہادر راجہ نریندر ناتھ مقرر کئے جاتے ہیں۔ سیکرٹری نے۔ اس سلسلے میں جو ایجنڈا جاری کیا تھا۔ اس میں لکھا تھا۔ کہ ارکان اسمبلی کھڑے ہو کر گورنر کا پیغام سنیں گے۔ جب سیکرٹری نے گورنر کا مذکورہ بالا حکم سنانے کا اعلان کیا۔ تو اسمبلی کے سارے ارکان سوائے مخالف پارٹی کے ارکان کے کھڑے ہو گئے

پہلا پوائنٹ آف آرڈر

جب راجہ نریندر ناتھ صدارت کی کرسی پر بیٹھے۔ اور حلف وفاداری کا سلسلہ شروع ہونے کو تھا۔ کہ ڈاکٹر محمد عالم نے جدید اسمبلی کے پہلے اجلاس کا پہلا پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا۔ اور کہا۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ سیکرٹری نے ایجنڈا میں یہ کس لئے یا کس اختیار سے لکھا۔ کہ گورنر کے پیغام کو ارکان کھڑے ہو کر سنیں۔ راجہ نریندر ناتھ نے جواب دیا۔ اس میں اختیار کا کوئی سوال نہیں۔ یہ ایک روایت قائم ہو گئی ہے۔ کہ صوبہ میں ملک معظم کے نمائندہ کا احترام کیا جائے۔ راجہ صاحب نے اظہار افسوس کیا۔ کہ ہاؤس کے بعض ممبر اس اظہار احترام میں شریک نہیں ہوئے۔ اور اپنی نشستوں پر بیٹھے رہے۔ اس مختصر خلل کے بعد ممبروں سے حلف وفاداری لینے کا سلسلہ شروع ہوا۔

سب سے پہلے سردار سر سکندر حیات خان نے چیف منسٹر کی حیثیت میں حلف وفاداری لیا۔ ان کے بعد دیگر وزیروں نے اور وزیروں کے بعد دیگر تمام ممبروں نے حلف وفاداری لیا۔

باجی رشیدہ لطیف کا بیان

ممبروں میں سے سب سے پہلے باجی رشیدہ لطیف نے حلف وفاداری پڑھا۔ یہ طریقہ اختیار کیا گیا تھا۔ کہ حلف وفاداری پڑھنے کے بعد ممبر سپیکر کے ساتھ مصافحہ کرے۔ اور پھر تخت کے پیچھے سے ہو کر اسمبلی کی میز پر جا کر رجسٹر پر دستخط کرے۔ باجی رشیدہ لطیف برقعہ پہنے تھیں۔ جب حلف وفاداری پڑھ چکیں تو سپیکر نے اٹھ کر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا

باجی صاحبہ نے کہا۔ میں پردہ نشین ہوں۔ جس صورت میں میں اسمبلی میں کسی نامحرم کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتی۔ میں ہاتھ ملانے سے معذور ہوں"

یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ باجی رشیدہ لطیف کی نشست سید افضال علی حسنی کے ساتھ تھی مگر آپ وہاں نہیں بیٹھیں۔ ان کے لئے ان کی درخواست پر ایک کرسی علیحدہ رکھ دی گئی تھی

۱۲½ بجے کے قریب یہ سلسلہ ختم ہوا۔

کاروائی کے اختتام پر سپیکر نے اعلان کیا کہ ایک آنریبل ممبر نے ایک رقعہ بھیجا ہے جسمیں وہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ انہیں بیان کرنے کی اجازت دی جائے۔ کہ وہ گورنر کا پیغام سننے کے لئے کیوں کھڑے نہیں ہوئے تھے سپیکر نے کہا۔ کہ چونکہ اس وقت ہاؤس میں کوئی قرارداد زیر بحث نہیں۔ اس لئے کسی قسم کی تقریر یا بیان دینے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

ملک برکت علی صاحب نے یہ رقعہ بھیج کر درخواست کی تھی سپیکر کا جواب سن کر انہوں نے کہا۔ کہ میں اس بارے میں اپنی پوزیشن واضح کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے اس سلسلے میں تقریر کرنا چاہی۔ تو سپیکر نے انہیں روک دیا۔ اور کہا۔ کہ آپ اخبارات میں اپنا بیان شائع کر کے اپنی پوزیشن صاف کر سکتے ہیں۔

سپیکر کے اظہار افسوس پر اعتراض

ڈاکٹر محمد عالم نے پھر پوائنٹ آف آرڈر پر سوال کیا۔ کہ گورنر کا پیغام سننے کے لئے بعض ممبروں کے بیٹھے رہنے پر سپیکر نے جو اظہار افسوس کیا تھا۔ کیا وہ انہوں نے اپنی ذاتی حیثیت میں کیا تھا۔ یا صدر اسمبلی کی حیثیت میں راجہ صاحب نے جواب دیا۔ کہ میرا خیال ہے۔ کہ میں نے یہ اظہار افسوس کر کے ہاؤس کی بڑی اکثریت کے جذبات کی ترجمانی کی ہے اس پر دائیں جانب سے چیئرز دیئے گئے۔ ڈاکٹر عالم نے پھر کہا۔ کہ ہاؤس سے رائے لئے بغیر صدر اسمبلی کو اظہار افسوس کا حق نہیں پہنچتا۔ اس پر راجہ صاحب نے کہا۔ کہ ایوان کی اکثریت میری ہم خیال ہے لیکن اگر کسی ممبر کو اس پر اعتراض ہے۔ تو وہ اسے میرا ذاتی خیال سمجھ لیں۔ اس کے بعد اجلاس ملتوی ہوا

پنجاب کے طول و عرض میں زبردست بارش

لاہور ۵ اپریل :- کل لاہور میں زبردست بارش ہوئی۔ صرف چند منٹ کا وقفہ ہوتا تھا۔ اور پھر بارش شروع ہو جاتی تھی گلی کوچوں میں دریا بہہ رہے تھے۔ بجلی کی چمک اور رعد کی کڑک دل ہلائے دیتی تھی۔ اس بارش نے فصلوں کا زبردست نقصان کیا ہے۔ فصلیں تقریباً تقریباً پکی ہوئی ہیں۔ اس موقعہ کی بارش فصل کے لئے بہت ہی غیر موافق اور نقصان دہ ہے۔ لاہور میں ابھی تک نشیبی مقامات پر پانی کھڑا ہے۔ کل اور پرسوں تقریباً سارے پنجاب میں بارش ہوئی ہے۔ اس وقت تک مندرجہ ذیل مقامات سے بھی بارش کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

راولپنڈی۔ گذشتہ ۴۸ گھنٹے سے لگاتار اور مسلسل بارش شروع ہے جس نے فصلوں کو کافی نقصان پہنچایا ہے۔ کوہری سے بھی زبردست بارش کی اطلاع ملی ہے اس بارش سے موسم میں پھر تبدیلی واقع ہو گئی ہے۔ اور اب اس جگہ کافی سردی ہے۔ ایک مسافر کا جو پشاور سے آیا ہے۔ بیان ہے۔ کہ یہ بارش پشاور۔ کوہاٹ۔ جنڈ۔ فتح جنگ۔ تمام مقامات پر ہوئی ہے۔

بنگہ۔ ۴ اپریل :- کل شام ۵ بجے سے لے کر آج ایک بجے دوپہر تک کم و بیش بارش ہو رہی ہے۔ ہوا زور سے چل رہی ہے فصلیں کٹائی کے لئے تیار ہیں۔ زمیندار لوگ اس بارش کو فصل کے لئے بہت نقصان دہ بتلاتے ہیں۔ بادل ابھی تک بدستور جمع ہیں

پالم پور۔ ۴ اپریل۔ موضع چچیاں تحصیل پالم پور اور اس کے گرد و نواح کے دیہات میں بڑے زور کی ژالہ باری ہوئی ہے جس سے تمام کی تمام فصل تباہ ہو گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پورا ایک گھنٹہ اولے برستے رہے۔ اتنے عرصہ میں ایک فٹ اولے پڑے۔ (زمیندار)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہل ہنگری کی طرف سے احمدی مجاہد کا شکریہ

ہنگری کے ایک مخلص دوست اور خیرخواہ کو الوداع

(از مولوی محمد ابراہیم صاحب ناصر بی۔اے انچارج احمدیہ مشن بوڈاپسٹ)

ہنگری کے ایک سالہ قیام کے دوران میں چوہدری حاجی احمد خان صاحب ایاز بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی نے متعدد سوسائیٹیوں میں شمولیت اختیار کرکے بوڈاپسٹ میں کئی لیکچر دیئے۔ اس عرصہ میں ان کی نہ صرف ہنگری کے معزز مہمان کی حیثیت سے آؤ بھگت ہوئی بلکہ اہل ہنگری کے ایک خیرخواہ اور مخلص دوست کی حیثیت سے بھی ان کا خیر مقدم کیا گیا۔ عوام نے بھی اور حکام نے بھی غرض ہر طبقہ کے لوگوں نے ان سے محبت اور ہمدردی کی۔ ہنگری کے پریس نے بھی ان کو خوش آمدید کہا اور ان کی مدد کرتے ہوئے اسلام کی اشاعت میں ہر ممکن مدد دی۔ لنڈن اور ہندوستان کے مسلم اخبارات سن رائز اور مسلم ٹائیمز نے بھی ان کے کئی مقالات "ہنگری کے ساتھ انصاف کرنا چاہیئے" کے موضوع پر شائع کئے اور بعض ہنگری کے اخبارات نے ان کو مذہبی مدبر کا خطاب بھی دیا کہ انہوں نے "ہنگری اور اسلامی دنیا کی دوستی کا معاہدہ" نہایت کامیابی کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ (بوڈاپسٹی نایلو مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۳۶ء) نیز ہر سوسائٹی میں ایاز صاحب کے دوستوں اور ہمارے نو مسلم بھائیوں نے ایسے جوش سے تبلیغ اسلام کا فرض ادا کیا۔ کہ Reformatus عیسائیوں کا اخبار Elet نے ۱۶ مارچ کے پرچہ میں کہہ اٹھا۔ بوڈاپسٹ میں اسلام کے مبلغوں کی تعداد تمام دنیا کے عیسائی مشنریوں سے زیادہ ہے۔

چودہری حاجی احمد خان صاحب ایاز کے متعلق یہ خبر سن کر کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالٰے نے انہیں کسی اور ملک میں جانے کا حکم دیا ہے تورانی یونین کے ایک خاص اجلاس میں Prof. Tuhmezy نے ایاز صاحب کو الوداع کہتے ہوئے ۱۳ مارچ جو تقریر کی اس میں کہا:-

"ہمیں اس بات کا فخر ہے کہ ایاز خان کے وجود میں ہم ہنگری کا ایک بہت بڑا دوست پاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ہمارا ہی ایک تورانی بھائی ہے ایک غیر ملکی یا اجنبی آدمی کے لئے ہنگری ذہنیت کا سمجھنا ناممکن ہے لیکن ایاز خان ایک استثنائی صورت ہیں۔ کیونکہ ان کی روح اہل ہنگری کی روح ہے۔ اس لئے جہاں میں اہل ہنگری کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں وہاں اس امر کا ذکر بھی غیر مناسب نہ ہوگا کہ ہمارے شکریہ سے مراد "ہمارے ہنگری کے بھائی کو مبارکباد ہے جس نے ہمارے دلوں کو فتح کرلیا" ایک مشہور رسالہ Osero اپنی ۱۶ مارچ کی اشاعت میں اپنے خریداروں کو ایک اور سرکل کی میٹنگ کا ذکر اس طرح سناتا ہے:

"ہماری چوتھی کلچرل سوسائیٹی کا سب سے زیادہ مؤثر واقعہ ہمارے ہندوستانی بھائی ایاز خان کا ہم کو الوداع کہنا تھا مسٹر Istok Laszlo نے چیف ایڈیٹر Circle of Osero friends کی طرف سے اظہار عقیدت کیا جس کے جواب میں ہنگری کے مسلم مجاہد ایاز خان نے دل ہلا دینے والے الفاظ کے ساتھ ہم کو الوداع کہا۔ انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہم کو کبھی نہ بھولیں گے۔ اور یہ کہ وہ ہمیشہ اہل ہنگری کے دلی خیرخواہ اور دوست رہینگے۔ اور جس ملک میں بھی ان کی قسمت ان کو لے جائے گی۔ وہ "اہل ہنگری کے لئے انصاف اور عدل" کی تائید کریں گے"۔

ایک اور ہنگری کا اخبار Magyarok Lapaja اپنی ۱۴ مارچ ۱۹۳۷ء کی اشاعت میں ایاز صاحب کا شکریہ ان الفاظ میں ادا کرتا ہے۔

"ہم مسلمانان ہنگری کی شاندار تقریب عیدالاضحی کبھی نہیں بھول سکتے۔ جس میں بہت سے مسلمان آئے اور بہت سے مسلمانوں نے شمولیت کی۔ اور ہم اس امر کو بیان کرنے میں انتہائی خوشی محسوس کرتے ہیں کہ وہ اہل ہنگری کی تقریب تھی۔ ایاز خان احمدی مجاہد نے اس دن کو شاندار بنانے میں ہر ممکن کوشش کی۔ انہوں نے ایک نہایت عمدہ تقریر ہنگری زبان میں کی۔ جس میں سامعین کو خوش آمدید کہا۔ ایاز خان نے اہل ہنگری کی محبت کو حاصل کرلیا ہے۔ اور ان کی نیک نیتی۔ پسندیدہ آداب اور معقول پراپیگنڈا اس بات کا ثبوت ہیں کہ ان کے لئے اعلیٰ مقاصد کی تکمیل مقدر ہے۔

سن رائز کے بہت سے مضامین میں سے ہم اس وقت ایک کا ذکر کرتے ہیں جو ۳۰ جنوری کی اشاعت میں شائع ہوا ہے۔ یہ مضمون تورانی سوال سے متعلق ہے اور ہم کو اس بات کی امید دلاتا ہے کہ تورانی خیالات یورپ سے باہر بھی لوگوں کے دلوں میں اثر کرتے ہیں یہ مضمون ہنگری کی اصل اور مکمل تاریخ ہے۔ اور اس میں ہماری ہزار سالہ قسمت کا مختصر سا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ حقیقت میں اس مضمون سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کس طرح اہل ہنگری مشرق سے علیحدہ ہو گئے اور کس طرح مغرب کے ہاتھ میں ایک کھلونا بن گئے ہم اپنی دلی خوشی کا اظہار اس موقع پر کرنا چاہتے ہیں کہ مشرق بعید کے مسلمان ہنگری کے متعلق خیرخواہانہ الفاظ میں ذکر کررہے ہیں"۔

میری پیاری بہنو!

میری خاندانی مجرب دوا ماہواری ایام کی ہر مرض میں حیرت انگیز اثر ظاہر کرتی ہے۔ جس کو ہزاروں میری بہنیں استعمال کرکے ماہواری ایام کی تکلیفوں سے مکمل صحت حاصل کرچکی ہیں۔ اگر آپ کو ماہواری بے قاعدہ ہیں درد سے آتے ہیں۔ یا رک رک کر آتے ہیں بند ہو گئے ہیں یا سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ کمر درد۔ سر درد۔ اور قبض رہتا ہے۔ بھوک کم لگتی ہے پیٹ میں اپھارہ ہوجاتا ہے۔ کام کاج کرنے سے دل دھڑکنے لگتا ہے سانس پھول جاتا ہے۔ تو آپ فضول دواؤں پر روپیہ برباد نہ کریں۔ بلکہ میری خاندانی مجرب دوا راحت کو استعمال کریں خدا تعالٰے کے فضل سے آپ کی تمام تکلیفیں رفع ہوجائیں گی۔ اور چاند جیسا لڑکا پیدا ہوگا قیمت مکمل خوراک برائے ایک ماہ صرف دو روپیہ محصول ۸/ حفظ صحت کی بہترین کتاب کلید صحت ارکا ٹکٹ بھیج کر مفت منگوائیں

ملنے کا پتہ:- ایچ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ لاہور

مستورات کے فائدے کے واسطے یہ تحریر کیا جاتا ہے کہ اگر وہ کئی ایک علاج معالجہ کرانے کے باوجود ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہیں تو وہ شفاخانہ رفاہ نسواں کی طرف فوراً رجوع کریں۔ شفاخانہ رفاہ نسواں کی مالکہ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہیں۔ بے اولاد عورتوں کے علاج میں بہت پرانا تجربہ رکھتی ہیں۔ بے شمار بے اولاد عورتیں انکی ادویہ سے صاحب اولاد ہو چکی ہیں اگر آپ اولاد چاہتی ہیں۔ تو فوراً مفصل حالات مرض تحریر کرکے دوا طلب کریں انشاء اللہ ضرور آپ کی گود ہری ہوگی۔ مکمل دوا کی قیمت ہر حال میں چار روپیہ سے زائد نہیں ہوگی محصولڈاک علاوہ سیلان الرحم یعنی سفید پانی کا خارج ہونا اس دوا کی قیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے پتہ:- شفاخانہ رفاہ نسواں قادیان (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریداران "الفضل" جن کو وی پی ہونگے سات مئی کو وی پی ڈاکخانہ میں دیدیئے جائینگے

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱۲۸۳۳-شیخ طالب حسین صاحب	۱۲۳۱۳-سید سردار شاہ صاحب	۱۰۸۵۸-خواجہ محمد اقبال صاحب
۱۲۸۳۸-چوہدری بشیر احمد صاحب	۱۲۱۱۰-محمد محسن صاحب	۱۲۱۳۶-عصمت اللہ صاحب
۱۲۸۳۹-غلام محمد صاحب اختر	۱۲۵۴۸-محمد اسحٰق صاحب	۱۳۲۶-محمد رفیع صاحب
۱۲۸۴۰-خدیجہ بیگم صاحبہ	۱۲۵۸۹-بشیر احمد صاحب	۱۱۹۳۵-کرامت علی صاحب
۱۲۸۴۴-غلام قادر صاحب	۱۲۴۴۸-نظام الدین صاحب	۱۲۴۸۱-راجہ خان صاحب
۳۷۰۸-ناصر الدین صاحب	۱۲۴۵۴-محمد نذیر صاحب	۱۱۲۷۷-چوہدری فیض احمد صاحب
۴۰۷-سیٹھ اسمٰعیل آدم "	۱۲۳۶۵-شاہ محمد صاحب	
۱۲۳۳۵-مولوی سلطان علی "	۱۲۰۸۰-ایم عزیز حسین صاحب	

مفرح یاقوتی

شادی ہوگئی؟ آپ جو چیز چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ یہ مرد عورت کے لئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کرکے لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کے لئے یہ اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزا مثلاً سونا۔ عنبر موتی۔ کستوری۔ جدوار اصیل یاقوت مرجان۔ کہربا۔ زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا امرا و معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور نشئی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ۔ (ما) میں ایک ماہ کی خوراک دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں۔

وصیت ۲۷۷۴

میں ناصر الدین صدیقی ولد ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ستائیس سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲؍ فروری ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۶۸ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ١/١٠ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ وصیت ہذا کے اجرا کے وقت جو میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اس کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ ناصر الدین صدیقی حال نائب تحصیلدار وزیر آباد
گواہ شد:۔ ملک غلام حسین ریلوے سٹیشن وزیر آباد
گواہ شد:۔ محمد یوسف بقلم خود سب اسسٹنٹ سرجن ریلوے ہسپتال وزیر آباد

مفت اجراء الفضل کے لئے درخواست

ایک غریب اور دور افتادہ جماعت کسی صاحب استطاعت بھائی سے درخواست کرتی ہے۔ کہ ایک سال کے لئے الفضل جاری کرادیں۔ اس کے بعد امید ہے۔ کہ وہ خود خرید سکیگی۔ الفضل کے بغیر جماعت کی حالت مردہ ہو رہی ہے۔ حالانکہ یہ ایک بہت پرانی جماعت ہے۔ خاکسار۔ ظفر محمد مولوی فاضل۔ قادیان

قدرت کے دو عطیے

۱۔ پچاس اور ستر سال کی درمیانی عمر کے وہ بزرگ جو جوانی کی بہار کو دیکھنے کے آرزومند ہوں صرف ایک ہفتہ دوا استعمال کرکے قدرت حق کا ملاحظہ کریں۔ قیمت صرف دو روپے (٢)

۲۔ پچاس سال سے نیچے کی عمر والے مرد۔ جوانمردی کا لطف اٹھائیں۔ پہلی ہی خوراک میں جوانی کی بہار دیکھیں۔ قیمت صرف ١
فرمائش کے ہمراہ صحت اور عمر ضرور لکھیں۔

المشتہر:۔ مرزا مراد بیگ احمدی چک ۲۳۸ ڈاکخانہ جڑانوالہ ضلع لائلپورہ

ضلع ہوشیارپور میں اراضیات نیلام ہوتی ہیں

۴۔ کنال اراضی زرعی و ایک سکنی رقبہ جو سٹروعہ ضلع ہوشیارپور میں صدر انجمن کی مملوکہ و مقبوضہ ہے۔ اور با موقعہ ہے۔ ۲؍ مئی ۱۹۳۷ء کو بروز اتوار موقعہ پر منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان نیلام کریں گے۔ بولی ختم ہونے پر ١/٢ حصہ زر نیلام فوراً وصول کرلیا جائے گا۔ اور بقیہ ٣/٤ زر ثمن صدر انجمن احمدیہ قادیان سے منظوری حاصل ہونے پر وصول کرکے داخل خارج کرادیا جائے گا۔ اردگرد کے احمدی دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ مہربانی فرماکر اپنے اپنے علاقہ میں پروپیگنڈا کرکے زیادہ سے زیادہ خریدار پیدا کرنے کی پرزور کوشش فرماکر ممنون فرمائیں۔

ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان

اٹھرا کی بیماری کی دوائی۔ مشہور نسخہ لقمان الملک حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ دواخانہ رفیق زندگی رجسٹرڈ قادیان سے خرید فرمائیں۔ فی تولہ ١۔ اور مکمل خوراک ۱۱ تولہ ١٢ اور محصولڈاک معاف حکیم عبدالعزیز مالک دواخانہ رفیق زندگی رجسٹرڈ۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طلباء بورڈنگ تحریک جدید کا نتیجہ

اس سے قبل ایک لسٹ بورڈران تحریک جدید کے امتحانات کے نتیجہ کی شائع ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت پنجم سے جماعت نہم تک ۷۸ طلباء امتحان میں شریک ہوئے تھے۔ جن میں سے ۷۶ کامیاب ہوئے۔ مندرجہ ذیل لڑکوں کے نام شائع ہونے سے رہ گئے تھے۔ جواب شائع کئے جا رہے ہیں۔

(۱) غازی محمد اسمٰعیل متعلم نہم
(۲) لطف الرحمٰن " ششم
(۳) عبد اللطیف " "
(۴) میاں عبد اللطیف " پنجم

سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید۔ قادیان

مخزن نعمت

سنہ نینس سیک بیٹ سے مٹھائیاں بنانے — پانچواں ایڈیشن لمبر پچارم — دبیز قیمت ۱ روپیہ

کتاب "مخزن نعمت" میں ہر قسم کے ماکولات مثلاً ہر قسم کے سالن ہر طرح کی سبزیاں بند رنگ قسم قسم کے پلاؤ زردہ متنجن بریانی دوپیازے قسم قسم کے کباب بھرتے دالیں۔ مچھلی۔ بڑے وغیرہ انواع و اقسام کے مقوی حلوے کئی قسم کی کھیریں اور کھچڑیاں سویاں۔ پڈنگ قسم قسم نان پراٹھے۔ ڈبل روٹی۔ پوری کتلمہ۔ باقرخانی۔ بھینی طرح طرح کی خستہ اور لذیذ مٹھائیاں مثلاً بالوشاہی۔ جلیبی شکر پارے۔ کھجور۔ گلاب جامن۔ قسم قسم کے لڈو۔ گل گلے۔ پیڑے۔ برفی۔ رقلاقند ریوڑی۔ گزک۔ رس گلے۔ الائچی دانے۔ اکبریاں اندرسہ وغیرہ اور انواع و اقسام کے مفرح اور خوش ذائقہ۔ شربت مثل بادام۔ سیب۔ انار۔ خشخاش۔ شہتوت۔ لیموں صندل۔ بنفشہ۔ عناب۔ سکنجبین تیار کرنے کی ترکیبیں درج کی ہیں۔ ہر قسم کے اچار اور ہر طرح کے مربے تیار کرنا نیز بگڑے ہوئے کھانوں کو درست کر لینا مچھلی کا کانٹا گلانے کی ترکیب تازہ اور باسی دودھ کی پہچان گندے انڈوں کی شناخت مکھن گھی اور پنیر کے متعلق ہدایات کھانا کھانے اور کھلانے کے پسندیدہ طریقے اور آداب درج ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ معہ محصول ڈاک۔ ہندوستانی کتب خانہ ماڈل ٹاؤن لاہور

اشتہار نیلام

درمعاملہ جائداد لالہ ہرکشن لال دیوالیہ

ہر خاص و عام کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ایک عدد کوٹھی واقعہ نمبر ۷ فیروزپور روڈ لاہور جس میں قریباً چالیس کنال زمین ہے۔ بروز اتوار مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۳۷ء بوقت دس بجے صبح سے شام کے چار بجے تک بر موقعہ نیلام کی جائے گی۔ اور اختتام بولی پر بولی دہندہ سے بولی کا زر چہارم وصول کیا جائیگا۔

بقایا شرائط نیلام موقعہ پر سنائی جائیں گی۔ مزید تفصیل ہمارے دفتر سے صبح دس بجے سے شام کے چار بجے تک حاصل کی جا سکتی ہیں۔

حسب الحکم عدالت العالیہ لاہور
خواجہ نذیر احمد سپیشل آفیشل ریسیور پنجاب و دہلی
۱۱-اے ایبٹ روڈ لاہور

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت لالہ گوپال داس صاحب بی۔اے ایل ایل بی پی سی ایس ایڈیشنل سب جج درجہ دوم ہوشیارپور

دعویٰ نمبر ۵۰ سنہ ۳۷ء

چوہدری عبد القادر خان خلف غلام محمد ذات راجپوت سکنہ مسونہ مدعی

بنام

غلام جیلانی ولد شیر جنگ ذات راجپوت سکنہ مسونہ مدعا علیہ

دعویٰ دخلیابی اراضی

بنام۔ غلاماں ولد شیر جنگ ذات راجپوت مفقود الخبر قابض جائداد وش ذات راجپوت سکنہ مسونہ کلاں تھانہ صدر مدعا علیہم نمبر ۲۰۱ تحصیل ہوشیارپور

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی غلاماں مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام غلاماں مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر غلاماں مذکور تاریخ ۲۳ ماہ اپریل ۱۹۳۷ء کو مقام ہوشیارپور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۲ ماہ اپریل ۱۹۳۷ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

باجلاس لالہ گنڈا رام صاحب نائب تحصیلدار دسوہہ تحصیل باختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم ضلع ہوشیارپور

ٹیک چند ولد لالہ دیوی چند کھتری سکنہ قصبہ میانی افغاناں تھانہ ٹانڈہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور

بنام

رحیم بخش ولد نتھو ارائیں سکنہ سلیم پور تھانہ ٹانڈہ حال پانا داڑی مشمولہ سلیم پور حال دار دچک نمبر ۲۸۰ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور۔ فقیر الدین و امیر الدین پسران نورا ارائیں سکنہ سلیم پور تھانہ ٹانڈہ حال دار دچک ۲۸۰ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور شاخ جھنگ برانچ۔ امیر الدین ولد نورا ارائیں سکنہ سلیم پور حال چک ۲۸۰ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور۔

دعویٰ دلا پانے ۳/۳/۷ ۴/۳/۱۴/۶/۴۴/۳/۱۱/۷/۲

بابت زر لگان

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہم پر تعمیل سمن معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے۔ کیونکہ وہ علاقہ بار میں رہائش رکھتے ہیں۔ لہٰذا اخبار میں اشتہار دیا جاتا ہے۔ کہ وہ بہ تقرر ۱۴ ۳۷/۴ حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ اصالتاً۔ وکالتاً یا مختارتاً کریں۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔ ۳۷/۳/۳۰۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

اعلان نکاح

۲۸ فروری ۱۹۳۷ء کو ملک غلام رسول صاحب ولد ملک حیات محمد صاحب سکنہ بھاکا بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ کا نکاح مسماۃ رسول بی بی بنت ملک عطا محمد صاحب ساکن ہیگر وال ضلع گجرات کے ساتھ حافظ رحیم بخش صاحب احمدی نے مبلغ ۲۰۰/- مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار محمد امیر سکرٹری تبلیغ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئی دہلی ۵ اپریل۔ سرحدی قبائل نے ۲ اور ۳ راپریل کی درمیانی شب سرکاری چوکیوں پر شدید فائر کئے۔ اس کے علاوہ ایک پل کو گرانے کی بھی کوشش کی گئی معلوم ہوا ہے۔ کہ فقیر ایپی نے واضح کیا ہے۔ کہ جب تک وزیرستان کے دوسرے قبائل سے مشورہ نہ لے لوں۔ صلح کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔

لنڈن ۵ راپریل۔ اخبار "ڈیلی کرانکل" لکھتا ہے۔ کہ اس وقت دردانیال کے فضائی مستقر پر ایک ہزار بمبار طیارے اور پندرہ ہزار ہوا باز موجود ہیں۔ حکومت ترکی بمبار طیاروں میں ۵۰۰ کا مزید اضافہ کرنا چاہتی ہے۔

ماسکو ۵ اپریل۔ ترکی اور روس کے درمیان ایک بری و بحری معاہدہ ہوا ہے۔ جس کی میعاد پانچ سال ہے

راولپنڈی ۵ راپریل۔ کوٹ بھائی تھان سنگھ میں سکھ مسلم فساد کے سلسلہ میں پولیس نے تقریباً دو درجن مسلمانوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

لنڈن ۵ راپریل۔ اطلاع مظہر ہے۔ کہ جزائر برطانیہ میں گذشتہ بیس سال کے عرصہ میں اس قدر برفباری نہیں ہوئی جس قدر اس دفعہ ہوئی ہے برفباری کی وجہ سے سکاٹ لینڈ اور لنڈن کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اور سطح زمین پر چار چار فٹ برف جم گئی۔

بیت المقدس ۵ راپریل۔ دو نوجوان عرب رہنماؤں کو بغاوت پھیلانے کے الزام میں فوجی عدالت نے سزائے موت کا حکم دیا ہے۔ اس حکم سے فلسطین کے عربوں میں اضطراب پھیل گیا ہے

لنڈن ۵ راپریل۔ اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" لکھتا ہے۔ کہ کردستان کے باشندوں نے اعلان آزادی کر دیا ہے۔ اور موصل میں ترکی کے حق میں مظاہرے کئے گئے ہیں مظاہرین پر لاٹھی چارج اور فائرنگ بھی کیا گیا

لاہور ۵ راپریل۔ گجرات سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ اس ضلع کے متعدد مقامات میں بے موقع بارش ہونے کی وجہ سے گندم کی فصل بالکل تباہ ہو گئی ہے۔ اضلاع سرگودہا۔ گجرات۔ منٹگمری شاہ آباد۔ شیخوپورہ کے علاوہ دیگر نہری علاقوں سے بھی فصلوں کی تباہی کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ کئی مقامات پر زبردست ژالہ باری ہوئی۔

کٹک ۵ راپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ اڑیسہ میں وزراء کی تجویز یہ ان کی تنخواہ اٹھارہ سو روپیہ سے ایک ہزار روپیہ ماہوار کر دی جائے گی۔

لاہور ۵ راپریل۔ ملک برکت علی ایم ایل اے نے پنجاب اسمبلی میں تحریک التوا پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جس کا مقصد پانی پت میں ۲۷ مارچ کو مسلمانوں پر گولی چلائے جانے کے معاملہ پر بحث کرنا ہے۔

قصور ۵ اپریل۔ سب جج قصور نے بلدیہ قصور کی جائداد کو ضبط کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ بھی حکم دیا ہے۔ کہ اگزیکٹو افسر اور صدر بلدیہ کے نام نوٹس جاری کئے جائیں۔ کہ کیوں نہ انہیں عدالت کے احکام نہ ماننے کی پاداش میں گرفتار کیا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ دو سال پہلے ایک مقامی مالک کارخانہ نے بلدیہ کے خلاف مستقل حکم امتناعی کے حصول کے لئے دعویٰ دائر کیا۔ کہ کمیٹی کو اس کے مکان کے سامنے غلیظ پانی جمع کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔ عدالت نے حکم امتناعی جاری کر دیا۔ مگر بلدیہ نے پانی کا گڑھا بند نہ کرایا۔ اس لئے متذکرہ بالا حکم صادر ہوا ہے

کپورتھلہ ۵ راپریل۔ کرنل جی ڈی فشر وزیر اعظم کپورتھلہ یہاں سے سبکدوش ہو کر گوالیار چلے گئے ہیں۔ جہاں وہ قائم مقام ریذیڈنٹ کے طور پر کام کرینگے اور ریاست کپورتھلہ کا نظم و نسق ایک کونسل کے سپرد ہوگا۔ جو چار ارکان پر مشتمل ہوگی۔ جس کے صدر دیوان اجودھیا داس سیشن بال ہونگے۔ یہ کونسل ماہ نومبر تک کام کرے گی۔ کیونکہ اس وقت تک مسٹر کولڈ سٹریم لاہور ہائی کورٹ سے سبکدوش ہو کر وزارت عظمی کا قلمدان سنبھال لیں گے۔

کراچی ۵ راپریل۔ ضلع جیکب آباد کے ایک گاؤں سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں کچھ عرصہ سے فرقہ وارانہ تعلقات کشیدہ تھے۔ جو بالآخر ایک لڑائی پر منتج ہوئے۔ جس میں دو اشخاص ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

کلکتہ ۵ راپریل۔ کلکتہ کے انیس پٹ سن کے کارخانوں میں مزدوروں کی ہڑتال نازک صورت اختیار کر چکی ہے۔ اس ہڑتال میں اسی ہزار مزدور شامل ہیں ہڑتالیوں کی مجلس نے فیصلہ کیا ہے کہ ایک بہت بڑا جلوس نکال کر زبردست مظاہرہ کیا جائے۔ مزدوروں کی پندرہ شرائط ہیں۔ جن کی منظوری کے بغیر وہ کام کرنے پر آمادہ نہیں۔

حیدر آباد (دکن)، ۵ راپریل نواب لطف الدولہ کی جگہ اعلیٰ حضرت حضور نظام کی اگزیکٹو کونسل کے نئے رکن نواب مرزا یار جنگ بہادر چیف جسٹس حیدر آباد ہائی کورٹ مقرر ہوئے ہیں

دہلی ۵ راپریل۔ ہندو سبھا کی مجلس عاملہ کے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ متھرا میں مسلمانوں کو گائے ذبح کرنے سے روکنے کے لئے ایک وفد حکومت یوپی کے پاس جائے بھائی پرمانند نے کہا۔ کہ گو میں سول نافرمانی کو پسند نہیں کرتا۔ تاہم اگر وفد اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوا۔ تو میں متھرا میں سول نافرمانی کی رہنمائی کروں گا۔

کراچی ۵ اپریل۔ سر شاہنواز بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ وہ سیاسی زندگی سے کنارہ کش ہو رہے ہیں۔ اس ضمن میں انہوں نے ایک بیان بھی شائع کیا ہے

وکٹوریہ ۵ راپریل۔ ہسپانیہ میں باغیوں اور اشتراکیوں کے درمیان پہلے سے زیادہ تیزی کے ساتھ جنگ شروع ہو گئی ہے۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ کل ایریٹریا کے محاصرہ کے دوران میں سرکاری اور باغی فوجوں میں خونریز جنگ ہوئی۔ جس میں سینکڑوں آدمی ہلاک ہوئے۔ باغیوں نے بڑی سرعت سے شہر کا محاصرہ کر لیا۔ اور سرکاری فوج کے پچاس سپاہیوں کو گرفتار کر لیا۔

بلباؤ ۵ راپریل۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ مقام ڈیونگو کے گرجا گھروں پر سرکاری طیاروں نے بمباری کی۔ جس کے نتیجہ میں تین پادری ہلاک ہو گئے گرجا گھروں کی عمارات تباہ ہو گئیں ڈیونگو کی گلیاں عورتوں۔ مردوں اور بچوں کی لاشوں سے پٹی پڑی ہیں۔

امرتسر ۵ راپریل۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۱۳ آنے نخود حاضر ۲ روپے ۸ آنے۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۵ آنے سے ۷ روپیہ ۱۲ آنے تک روئی ۱۸ روپے سونا ۳۵ روپے ۴ آنے اور چاندی ۵۴ روپے ۴ آنے ہے

لکھنؤ ۵ راپریل۔ یوپی کی مجلس وزراء کے ارکان نے گورنر یوپی کے سامنے حلف وفاداری اٹھایا۔ اس موقع پر ہز ایکسیلینسی نے ایک تقریر کے ذریعے جدید آئین کے ماتحت سب سے پہلی وزارت کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ اب حالات و کوائف میں بہت سی تبدیلیاں عمل میں آئیں گی۔ اور جدید وزارت کے ارکان کو خلاف معمول مشکلات سے گذرنا پڑے گا۔ انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ کانگرس پارٹی نے جسے ہاؤس میں اکثریت حاصل ہے۔ اور جسے دستور اساسی کے مطابق وزارت قائم کرنی چاہیئے تھی۔ کابینہ مرتب کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

لاہور ۵ راپریل۔ پنجاب اسمبلی کے ناکام امیدواروں کی طرف سے عذرداری کی درخواستوں کا آج آخری دن تھا اس وقت تک پچاس درخواستیں دائر کی جا چکی ہیں۔

مدراس ۵ راپریل۔ مدراس گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ صوبہ مدراس میں جس قدر تعلیم یافتہ [illegible]